Rs. 3/- 22nd January to 28th January 2022 • Friday • Vol:3 • Issue :12 • ایڈیٹر: شکیل احمد انصاری ۲۲ر جنوری ر ۲۰۲۲ تا ۲۸ر جنوری ۲۰۲۲۔ بروز جمعہ جلد نمبر: ۳ شمارہ نمبر: ۱۲

سنیوکت کسان مورچہ کا 'مشن یوپی' ۳ر فروری سے، بی جے پی کو سزا دینے کا عزم

کسان لیڈران آئندہ 3 فروری کو پریس کانفرنس کر 'مشن یوپی' کے اگلے دور کا آغاز کریں گے، اس کے علاوہ سنیوکت کسان مورچہ کی اپیل پر 31 جنوری کو ملک بھر میں 'یومِ غداری' منائے جانے کی تیاری بھی ہو چکی ہے۔

متنازعہ زرعی قوانین کے ملتوی ہونے کے باوجود کسان لیڈران کئی مطالبات کو نہیں ماننے سے ناراض ہیں۔ اس ناراضگی نے ایک بار پھر بی جے پی حکومت کے خلاف آواز اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ کسان لیڈران آئندہ انتخابات کے پیش نظر خصوصی تیاریوں میں مصروف ہو گئے ہیں۔ سنیوکت کسان مورچہ نے 3 فروری سے 'مشن یوپی' کا اگلا دور شروع کرنے کا اعلان کیا ہے، جس میں لوگوں کے درمیان جا کر بی جے پی کی اصلیت بتائی جائے گی۔ سنیوکت کسان مورچہ نے جمعہ کو ایک بیان جاری کر کہا کہ لکھیم پور کھیری واقعہ میں اجے مشرا ٹینی کو برخاست اور گرفتار نہ کرنے، مرکزی حکومت کے ذریعہ کسانوں سے غداری کرنے اور اتر پردیش حکومت کی کسان مخالف پالیسیوں کو لے کر اتر پردیش کی عوام سے بی جے پی کو سزا دینے کی اپیل کی جائے گی۔ مشن اتر پردیش کے تحت کسان 3 فروری کو ایک پریس کانفرنس کے ذریعہ نئے دور کی شروعات کریں گے۔ اس کے علاوہ سنیوکت کسان مورچہ کی اپیل پر 31 جنوری کو ملک بھر میں 'یومِ غداری' منائے جانے کی تیاریاں بھی ہو چکی ہیں۔

اس کے لیے کسان ضلع و تحصیل سطح پر بڑے مظاہرے کا انعقاد کریں گے۔ سنیوکت کسان مورچہ کی کوآرڈینیشن کمیٹی کی میٹنگ میں اس پروگرام کی تیاری کا جائزہ لیا گیا۔ مورچہ کو امید ہے کہ یہ پروگرام ملک کے کم از کم 500 اضلاع میں منعقد کیا جائے گا۔ دراصل کسانوں کے مطابق حکومت کے ساتھ ہوئے سمجھوتے کے تحت ابھی تک حکومت نے اپنے وعدوں کو پورا نہیں کیا ہے۔ اسی کی مخالفت میں سنیوکت کسان مورچہ نے 15 جنوری کی اپنی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا تھا۔ ساتھ ہی 31 جنوری کو مظاہرہ کے دوران مرکزی حکومت کے نام عرضداشت بھی دیا جائے گا۔ سنیوکت کسان مورچہ کے لیڈروں نے کہا کہ حکومت کا کسان مخالف رخ اس بات سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ 15 جنوری کے فیصلے کے بعد بھی حکومت ہند نے 9 دسمبر کے اپنے خط میں کیا کوئی وعدہ پورا نہیں کیا ہے۔ کسان تحریک کے دوران ہوئے کیس کو فوراً واپس لینے اور شہید کنبوں کو معاوضہ دینے کے وعدے پر پچھلے دو ہفتہ میں کوئی بھی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ وہیں ایم ایس پی کے ایشو پر حکومت نے کمیٹی کی تشکیل کا کوئی اعلان نہیں کیا ہے۔ اس لیے مورچہ نے ملک بھر میں کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ 'یومِ غداری' کے ذریعہ حکومت تک اپنی ناراضگی پہنچائیں۔

اسکول میں نماز ادا کرنے کی اجازت دینے پر کارروائی

ہیڈ مسٹریس اوما دیوی معطل، کرناٹک کے محکمہ تعلیم نے مسلم طلباء کو کلاس روم میں نماز پڑھنے کی اجازت دینے پر ایک سرکاری اسکول کی ہیڈ مسٹریس اوما دیوی کو معطل کر دیا ہے

کولار (کرناٹک): کرناٹک کے محکمہ تعلیم نے مسلم طلباء کو کلاس روم میں نماز پڑھنے کی اجازت دینے پر ایک سرکاری اسکول کی ہیڈ مسٹریس اوما دیوی کو معطل کر دیا ہے۔ بلاک ایجوکیشن آفیسر گرجیشوری دیوی کی طرف سے کی گئی جانچ میں اوما دیوی کو قصوروار پایا گیا جس کے بعد انہیں معطل کر دیا گیا۔ اس سے قبل کچھ مسلم طلباء کی کلاس روم میں نماز ادا کرنے کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس کے نتیجے میں کچھ ہندو تنظیموں نے احتجاج کیا تھا، ویڈیو میں مبینہ طور پر کچھ مسلم طلباء کو جمعہ کو کلاس روم میں نماز پڑھتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ معاملے کی تفتیش کار گرجشوری دیوی نے بتایا کہ مسلمان طلباء کو وقفے کے دوران نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی لیکن رول بک میں کلاس روم کے اندر نماز پڑھنے کی اجازت دینے کا کوئی التزام نہیں ہے۔ پہلے تو ہیڈ مسٹریس اوما دیوی یہ کہہ کر اپنا دفاع کرتی رہیں کہ نماز ان کی غیر موجودگی میں پڑھی گئی تھی اور انہوں نے اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ وزیر تعلیم بی سی

ناگیش نے ہیڈ مسٹریس کے خلاف کارروائی کا انتباہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ اسکول میں اس طرح کے واقعات نہیں ہونے چاہئیں۔

دہلی: اجتماعی عصمت دری معاملہ میں ۸ر خواتین سمیت ۹ر لوگ گرفتار

دہلی پولیس نے راجدھانی کے شاہدرہ علاقے میں 20 سالہ ایک خاتون کے جنسی استحصال کے معاملے میں آٹھ خواتین سمیت 9 لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان میں دو نابالغ بھی شامل ہیں۔ یہ واقعہ یوم جمہوریہ کے روز یعنی بدھ کو پیش آیا تھا جب خاتون پر مبینہ طور پر خواتین سمیت لوگوں کے ایک گروپ نے حملہ کر دیا اور اسے قبضے میں لے کر اس کا چہرہ سیاہ کرنے کے ساتھ ہی بال کاٹے، کپڑے اتار دیے اور شاہدرہ علاقے کی سڑکوں پر اس کا پریڈ نکالا۔ الزام یہ بھی ہے کہ اسی علاقے کے ایک گھر میں خاتون کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کی گئی۔ پولیس ڈپٹی کمشنر (شاہدرہ ضلع) آر ساتھیا سندرم نے بتایا کہ ہم نے اب تک 9 لوگوں کو گرفتار کیا ہے اور دو نابالغوں کو پکڑا گیا ہے۔ ڈی سی پی کے مطابق پکڑے گئے دونوں نابالغ متاثرہ کا جنسی استحصال کرنے میں شامل تھے۔ پولیس نے خاتون کے ساتھ اجتماعی عصمت دری، اغوا، غیر قانونی طور سے یرغمال بنانے اور جسمانی حملے کے لیے آئی پی سی کی متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی ہے۔ ڈی سی پی نے کہا کہ "متاثرہ کو ہر ممکن مدد فراہم کی گئی ہے۔ ہم نے معاملے کو بہت سنجیدگی سے لیا ہے۔" جانچ سے جڑے ذرائع نے بتایا کہ متاثرہ خاتون کچھ سال قبل شادی کرنے تک اسی علاقے میں رہتی تھی اور پھر کسی اور علاقے میں چلی گئی تھی۔ ذرائع نے کہا کہ وہ دو سال کے بچے کی ماں ہے۔ اس نے ایک آدمی، جو اس کے پڑوس میں رہتا تھا اور اس سے یکطرفہ پیار کرتا تھا، اس کی شادی سے متعلق تجویز کو ٹھکرا دیا تھا۔ گزشتہ سال اس شخص نے ٹرین کے آگے کود کر مبینہ طور پر خودکشی کر لی تھی۔ اس کے گھر والے متاثرہ خاتون کو اپنے بیٹے کی موت کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا اور وہ بدلا لینا چاہتے تھے۔

جوہی چاولہ کو راحت، دہلی ہائی کورٹ نے 5 جی پٹیشن کیس میں ہرجانے کی رقم کم کر کے 2 لاکھ روپے کی

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے جمعرات کو فلمی اداکارہ جوہی چاولہ کو بڑی راحت دیتے ہوئے سماجی خدمت کرنے کی شرط پر 20 لاکھ روپے کے ہرجانے کو گھٹا کر 2 لاکھ روپے کر دیا۔ جسٹس وپن سانگھی اور جسٹس جسمیت سنگھ کی بنچ نے اداکارہ جوہی چاولہ کی جانب سے رضاکارانہ طور پر شادی شدہ خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے کی پیشکش قبول کرنے کے بعد ہرجانے کی رقم کم کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ بنچ نے عرضی گزار کی جانب سے سماجی خدمات سے متعلق دہلی اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی (ڈی ایس ایل ایس اے) کے ساتھ کام کرنے کی رضامندی کا نوٹس لیتے ہوئے، ہرجانے کی رقم میں کمی کی درخواست منظور کی۔ فلم اداکارہ نے راحت کی گزارش سے متعلق درخواست کرتے ہوئے کہا کہ "دہلی اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے پروگراموں میں حصہ لے کر خواتین اور بچوں کی مدد کے لیے سماجی خدمت کرنا ان کے لیے فخر کی بات ہوگی"۔ دہلی ہائی کورٹ کی دو رکنی بنچ نے سنگل بنچ کی جانب سے فلم اداکارہ جوہی چولہ پر عائد 20 لاکھ روپے کے جرمانے کو کم کر کے 2 لاکھ روپے کر دیا ہے، لیکن سخت ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ فلم اداکارہ چاولہ نے 5 جی ٹیلی کام ٹیکنالوجی کے معاملے کو سرسری طور پر لیا اور اس سلسلے میں پٹیشن دائر کر کے ہائی کورٹ کا قیمتی وقت ضائع کیا۔ واضح رہے کہ فلم اداکارہ نے دہلی ہائی کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی دائر کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ 5 جی ٹیلی کام ٹیکنالوجی ماحول کے لیے نقصان دہ ہے۔ درخواست کی سماعت کرتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ نے درخواست کو "عدالت کا وقت ضائع کرنے والا" قرار دیا تھا اور اس کے لئے اداکارہ چاولہ کو 20 لاکھ روپے ہرجانے کے طور پر جمع کرانے کا حکم دیا تھا۔ فلم اداکارہ نے ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف ڈبلز بنچ کے سامنے اپیل کی تھی۔ عدالت میں ان کا موقف سابق مرکزی وزیر اور سینئر وکیل سلمان خورشید نے پیش کیا۔ جسٹس سانگھی اور جسٹس سنگھ کی بنچ نے 25 جنوری کو اداکارہ کی اپیل پر ہرجانے کی رقم میں کمی کا عندیہ دیتے ہوئے کہا کہ اداکارہ کی مقبولیت کو 'معاشرے کی فلاح' کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فلم اداکارہ نے عدالت سے 23 دسمبر کو جلد سماعت کی درخواست کی تھی لیکن ہائی کورٹ نے ان کی درخواست مسترد کرتے ہوئے سماعت کے لیے 25 جنوری کی تاریخ مقرر کی تھی۔

ناگپاڑہ ٹائمس
ایڈیٹر: شکیل احمد انصاری
Editor: Shakeel A. Ansari

ذرا آنکھ میں بھر لو پانی

۲۶ رجنوری کوراج پتھ پر ہونے والے پروگرام کا اپنا ایک رتبہ اور وقار ہوتا ہے۔ حکومتیں اس اہم تقریب کے رتبے کا ہمیشہ خیال رکھتی رہی ہیں۔ ملک کی ریاستیں اس موقع پر جھانکیوں کے ذریعے اپنے ملک سے انسیت دکھاتی ہیں اور فوج اپنی طاقت وکرتب دکھاتیہے۔ اس تقریب کے دوران کوئی بھی ایسا کام نہیں کیا جاتا ہے جوکہ اس کے شایانِ شان نہ ہولیکن اب شاید اس عظیم تقریب کے وقار کو بھی ٹھیس پہنچنے جارہی ہے۔ ہندوستان کے بحریہ کے نوجوان آنے والے ۲۶ رجنوری کی تقریب میں ایک بالی ووڈ کے آئٹم گیت 'مونیکا، اوہ وہ مائی ڈارلنگ' جیسے گانے پر تھر کنے جارہے ہیں جوکہ یقینا یوم جمہوریہ جیسے موقع کے شایان شان قطعی نہیں ہے ۔ اس گیت پر بحریہ کے ریہرسل کا ویڈیو گردش میں ہے۔ ٹویٹر پر اس ویڈیو کے خلاف بے تحاشا ٹویٹ ہورہے ہیں۔ لوگ اس ویڈیو کے خلاف اظہارِ افسوس کررہے ہیں۔ فلم میں یہ گیت ایک کیبرا ڈانسر کے کردار پر فلمایا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ یوم جمہوریہ اور یوم آزادی کے موقع پر ہندی فلموں کے گیتوں کا استعمال نہیں کیا گیا ہے لیکن ان گیتوں کے انتخاب میں یوم جمہوریہ اور یوم آزادی کے رتبے، وقار، نیز وطن سے محبت کے عنصر کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ 'میرے دیش کی دھرتی سونا اُگلے، اُگلے ہیرے موتی' جیسے گیت اس موقع پر گائے جاتے ہیں۔ اور عوام کی ملک سے انسیت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسے کئی گیت حب الوطنی سے لبریز ہیں اور اس کی موسیقی دلوں میں وطن سے محبت کے تار چھیڑتی ہے اور ہر نسل اس سے ملک کی اہمیت کو گنگناتی ہے جبکہ 'مونیکا اوہ وہ مائی ڈارلنگ' کسی کلب، شراب خانے، جوئے کے اڈے، پب یا رقص وسرود کی محفلوں کیلئے موزوں ہے۔ جلیان والا باغ پر لیزر لائٹ شو بھی دُکھ دے گیا ملک کے عوام کو اور اب 'وار میموریل' پر بھی لیزر لائٹ کا شو ہوگا۔ ہم طے نہیں کرپا رہے ہیں کہ یہ خوشی کی بات ہے یا افسوس کی۔ بحریہ کے نوجوانوں کا بندوق لے کر تھرکنا فوج کے کردار پر زیب نہیں دیتا ۔ اس قسم کے پروگرام کے آرگنائزر نے کس کی ہدایت پر فوجیوں کو اس میوزک پر تھرکنے پر مجبور کیا۔ کیا وہ ۲۰۱۴ء کے بعد کی آزادی والے ہیں؟ حکومت کا منشا اس طرح نہیں ہوسکتا کیونکہ حکومت کو اپنی فوج کے رتبے کا خیال ہے۔ ایک طرف فوجیوں کیلئے عوام سے اُن کے نام کے دیپ جلوائے اور دوسری طرف امر جوان جیوتی بجھادی گئی جس پر اپوزیشن کو ٹویٹر پر احتجاج نہیں، امر جوان جیوتی کے روبرو ہونا چاہئے۔ راہل گاندھی کے ٹویٹر پر ٹویٹ کرنے سے اپوزیشن مضبوط نہیں ہوگی۔ بڑے سے بڑا مسئلہ اور چھوٹی سی چھوٹی بات ٹویٹر پر ٹویٹ کرنے سے حل نہیں ہوگی۔ راہل گاندھی اگر احتجاج کرتے انڈیا گیٹ پر بیٹھ کر پھر جن گیتوں سے اُنسیت میں آنکھ بھر آئی جواہر لال نہرو کی، پھر اُس بلبلِ ہند لتا منگیشکر کی آواز دیش میں دوبارہ گونجتی سنائی دیتی، اے میرے وطن کے لوگوں ذرا آنکھ میں بھر لو پانی۔

مالیگاؤں کی خبریں

سوئیس ہائی اسکول مالیگاؤں میں یوم جمہوریہ

مالیگاؤں رملکِ عزیز ہندوستان اپنی گنگا جمنی تہذیب وثقافت کے لیے مشہور ومعروف ہے۔ یہ وہ سرزمین عزیز ہے جس کے دامن میں ہر جانب کے ہر رنگ ونسل کے لوگ آئے اور آباد ہوگئے۔ اس ملک میں وطن کی محبت میں سرشار اس ملک کی آن بان شان کو سلامت رکھنے کے لیے کروڑہا کروڑ ہندوستانی ہر قسم کے ایثار وقربانی کے لیے تیار رہتے ہیں اور قومی تہواروں کے موقع پر اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ اور اپنے گلی محلوں، مکانوں، تعلیم گاہوں کو ترنگے سے، قمقمے سے، جھلملاتی روشنیوں سے آباد کرتے ہیں۔ کورونا مہاماری کے سبب یہ اندیشہ تھا کہ یہ خوشی بھی نہ ہم سے روٹھ جائے مگر مقامِ شکر ہے کہ امسال تمام جگہوں یومِ جمہوریہ نہایت شان وشوکت سے منایا گیا۔ اسی ضمن میں بروز بدھ صبح آٹھ بجے ۲۶ رجنوری ۲۰۲۲ء کو سوئیس ہائی اسکول کے وسیع وعریض گراؤنڈ پر رسمِ پرچم کشائی بدست رکنِ انجمن سوئیس ڈاکٹر شفیق احمد جمیل حسن انجام پذیر ہوئی۔ سینئر ٹیچر، سوپروائزر محترم عبدالعزیز سرکی ہدایت پر طلباء وطالبات نے یک زبان راشٹریہ گیت پیش کرکے ایک کیف، ایک سرور، ایک سماں طاری کردیا۔ طلباء وطالبات کے اندر ایک عجیب جوش وخروش نظر آرہا تھا۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے فوراً مختصر سی ثقافتی تقریب کا آغاز انجمن سوئیس کے سکریٹری عالی جناب عبدالرحیم سیٹھ صاحب کی صدارت میں ترتیب دیا گیا۔ اس موقع پر خازنِ انجمن محترم آمین سیٹھ کتھے والے موجود تھے۔ دیگر مہمانان میں جناب نعیم روشن، جناب ناصر بھائی رائل کیمسٹ، سعود بھائی، عبدالرحیم دیپ مالا نے بھی طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور ہر طالب علم کی بھرپور پذیرائی کی اور نقد انعامات سے نوازا۔ ایوبی اشفاق سر نے اول تا آخر یومِ جمہوریہ کی مناسبت سے ملک کے دستور، دستور کی سالمیت اور ملک کے آئین اور آئین کے پاسبان کے متعلق سیر حاصل گفتگو طلباء وطالبات سے کی۔ پروگرام کے دوران روبو ایج کے نتائج کا بھی اعلان کیا گیا۔ روبو ایج جنرل نالج مقابلہ ہر سال منعقد ہوتا ہے جس میں سوئیس سے بھی سیکڑوں طلباء سینئر معلم جاوید اختر عبدالعزیز صاحب کی رہنمائی میں شرکت کرتے ہیں۔ روبو ایج کے اس مقابلے کے لیے جاوید سر بھرپور محنت کرتے ہیں۔ امسال نتائج کے مطابق شہر ٹاپر کا انعام سوئیس ہائی اسکول کی ایک طالبہ کو ملا۔ جس کا انعام پروگرام میں طالبہ کو دیا گیا۔ مینجمنٹ سوئیس نے بھی جاوید سر کی کارکردگی سے خوش ہوکر ان کو مبارکباد پیش کی۔ اور نقد روپیوں کا لفافہ خدمت میں پیش کیا گیا۔ اشفاق ایوبی سر نے بھرپور طریقے سے پروگرام کو کامیابی سے آخر تک چلایا۔ اشفاق سر کے شکریے کے ساتھ یہ پروگرام اختتام تک پہنچا۔

جشن یوم جمہوریہ کے موقع پر مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم پکھرایاں میں مولانا مشتاق احمد کے ہاتھوں پرچم کشائی کی گئی!

کانپور (شکیب الاسلام) 26/جنوری بروز بدھ صبح دس بجے مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم نورگنج پکھرایاں کانپور دیہات میں 73/واں جشن یوم جمہوریہ پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا، پرچم کشائی کی گئی اور ایک پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں خطاب فرماتے ہوئے مولانا مشتاق احمد قاسمی ناظم مدرسہ نے کہا کہ آج کی تاریخ میں سنہ 1950 کو پہلی مرتبہ اس ملک میں قانون نافذ کیا گیا تھا اور یہ ملک جمہوری ملک قرار پایا اس وقت کے محبان وطن نے داکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی قیادت میں اس ملک کا بہت اچھا قانون بنایا جسکو سبھی لوگوں نے قبول کیا اس قانون نے اس ملک میں رہنے والے باشندوں کو مذہبی آزادی دی اور اس ملک میں آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دی یہ بہت اچھا ہے اور سبھی لوگوں کے ساتھ انصاف کی بات کرتا ہے اسی وجہ سے جب اس قانون کو لکھا گیا تو سبھی نے اسکو قبول کیا کسی نے احتجاج نہیں کیا، اور آج ہمارے ملک میں قانون بنتے ہیں تو سبھی لوگ پریشان ہوتے ہیں لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ حکمران انصاف قائم کریں اور سبھی لوگوں کا اعتماد حاصل کرکے ایک بہترین ہندوستان بنائیں سامعین سے مفتی محمد شاہد قاسمی نے بھی خطاب کیا مولانا فضل رب قاسمی نے ترانہ ہندی پیش کیا اسکے علاوہ مولانا عبدالواجد قاسمی مولانا خالد قاسمی حافظ احسان الحق صاحب مولانا مصطفی صاحب حافظ نثار وغیرہ شریک رہے

اردو مراٹھی پرایمری اسکولوں کے تحفظ کیلئے گارڈ کی تقرری کی جائے۔ سیوک سوسائٹی کا مطالبہ

مالیگاؤں: (خیال اثر) سیوک ایجوکیشنل سوشل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی نے مورخہ 27 جنوری 2022 بروز جمعرات میونسپل کمشنر سے تحریری مکتوب کے ذریعے یہ مطالبہ کیا ہے کہ جس طرح حال ہی میں دواخانوں اور دیگر سرکاری عمارتوں کے تحفظ کے لئے گارڈ کی تقرری کی گی ہے اسی طرح شہر کی اردو مراٹھی پرایمری اسکولوں کی عمارتوں کے تحفظ کے لئے بھی مقامی لوگوں کو گارڈ کی پوسٹ پر سرکاری نوکری دی جائے تاکہ شہر کی اردو مراٹھی پرایمری اسکولوں کی عمارتوں کو نقصان نہ پہنچے۔ اسکول کی عمارتوں میں قیمتی اور مہنگے کمپیوٹر اور پرنٹر کے علاوہ دیگر ساز وسامان بھی ہوا کرتے ہیں اور گارڈ نہ ہونے کی وجہ سے چوری ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں اس لیے سیوک سوسائٹی آپ سے التماس کرتی ہے کہ جلد از جلد شہر کی تمام اردو مراٹھی پرایمری اسکولوں میں مقامی سطح کے لوگوں کو گارڈ کی پوسٹ پر سرکاری نوکری دی جائے۔ صدر سیوک سوسائٹی سہیل ماسٹر اور رضوان سیوک نے میونسپل کارپوریشن کمشنر سے تحریری مطالبہ کرتے ہوئے بچن مہالے کو مکتوب دیا۔

مالیگاؤں کے اعجاز بیگ کانگریس پارٹی میں شامل

مالیگاؤں: (خیال اثر) مالیگاؤں کے معروف سیاست داں اعجاز بیگ کل اپنے سینکڑوں ہمدردوں کے ساتھ ممبئی میں کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی جہاں کانگریس کے سینئر لیڈر موجود تھے۔ مہاراشٹر کانگریس پارٹی کے بڑے لیڈر نانا پٹولے نے اعجاز بیگ اور اُن کے ساتھ آئے تمام ساتھیوں کا پرجوش طریقے سے استقبال کیا اور فروری مہینے میں مالیگاؤں کا دورہ کرنے کا عندیہ دیا. اس موقع اعجاز بیگ کے علاوہ جمیل کرانتی، فاروق لالہ، الطاف بیگ، تنویر قریشی، شفیق قریشی، مختار امن پان اسٹال اور دیگر افراد شامل تھے۔

عائشہ صدیقہ کی ڈپلومہ آف فارمیسی میں نمایاں کامیابی ورجسٹریشن ملنے پر دلی مبارکبادو استقبال، شہر میں خوشی کی لہر، مبارکبادی کا سلسلہ جاری

ملکاپور: 27 رجنوری (محمد احسان سر) نہایت ہی خوشی اعزاز و افتخار کی بات ہیکہ شہر ملکاپور میں مسلم بچیاں اعلی تعلیم حاصل کر اپنا و والدین وشہر کا نام روشن کررہی ہیں حال ہی میں ڈاکٹر راجیند رگو ڈے کالج آف فارمیسی ملکاپور سے عائشہ صدیقہ عارف خان کو ڈپلومہ آف فارمیسی میں نمایاں کامیابی ملنے اور رجسٹریشن سند حاصل ہونے واپنا والدین وخاندان وشہر کا نام روشن کرنے پر شہرو اطراف سے رشتہ دار مسلم وغیر مسلم دوست واحباب خاص وعام نے بچی و والدین کو دولت کدے پر جاکر گلدستے دے کر استقبال ومبارکباد پیش کی اور روشن مستقبل کے لئے دعائیں دے کر نیک خواہشات ونیک تمناؤں کا اظہار کر بچی کی حوصلہ افزائی کی اور والدین کی ستائش وسہرانا کی۔ موصوف عارف خان جو حال میں مولانا آزاد اردو ہائی اسکول ملکاپور میں بحیثیت غیر تدریسی ملازم اپنی خدمات انجام دے رہے ہے آپ کی ہونہار بچی کے کامیابی پر آپ کی سہرانا کی اور آپ کے اس قابل ستائش قدم پر مبارکباد پیش کی۔ عائشہ صدیقہ نے کہا کہ میری کامیابی کا سہرا اپنے والدین واساتذہ کو جاتا ہے ان کی بے پناہ محبتوں و دعاؤں محنت وتوجہات کا ثمرہ ہیکہ میں آج اس مقام پر پہونچی ہوں اور مزید کہا کہ میں قوم وملت ومعاشرے کے لئے خدمت کے جذبے سے کام کروں گی اور کہا کہ والدین کی اجازت سے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہوگی۔ عائشہ صدیقہ کی کامیابی پر نائب صدر بلدیہ الحاج رشید خاں جمعدار، رئیس خاں جمعدار، آصف خان افسر خان، کسن پاٹل، یون گرورڈ، پیڑا پاٹل، ساجد خان، واجد خان، نصیر خان خلیل خان، شیخ شبیر شیخ بشیر سر، شیخ یونس دادا، فیروز پٹیل، محمد احسان سر، عابد خان سر، سمیر خان سر، مولانا آزاد اردو ہائی اسکول اسٹاف وزیڈ۔اے۔ اردو ہائی اسکول و کالج اسٹاف ملکاپور و دیگر نے دلی مبارکباد نیک خواہشات ودعاؤں سے نوازا۔

روس یوکرین تنازع میں شدت دنیا کیلئے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے: ماہرین

واشنگٹن ڈی سی: یوکرین کے مسئلے پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں اور روس کے درمیان پیدا ہونے والا تنازع روز بروز شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ یوکرین کی سرحد کے قریب بھاری تعداد میں روسی افواج کی موجودگی، جواب میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے روس اور اس کے صدر کے خلاف اقتصادی تعزیرات عائد کرنے کا انتباہ اور امریکہ کی جانب سے آٹھ ہزار سے زیادہ فوجیوں کو الرٹ رکھنے کا فیصلہ ان خدشات میں اضافہ کر رہا ہے کہ اگر بات بڑھتی ہے تو یہ پوری دنیا کے لیے خطرناک ہوگا۔ یہ تنازع کہاں جا کر اور کیسے ختم ہوگا؟ اس بارے میں ماہرین حتمی طور پر کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں تاہم وہ یہ ضرور کہہ رہے کہ تمام فریق اپنے اپنے موقف پر مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں اور اگر آنے والے دنوں میں اس مسئلے پر مزید بات چیت ہوتی ہے تو اس کے لیے اپنی اپنی پوزیشن کو مستحکم بنا رہے ہیں۔ سفیر ویلیم برائنٹ، ایک تھنک ٹینک ووڈ رو ولسن انٹرنیشنل سینٹر سے وابستہ اسکالر ہیں۔ وائس آف امریکہ سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ بڑا سنجیدہ ہے اور ایسی کوئی صورت حال اس سے پہلے کبھی پیدا نہیں ہوئی جیسی صورت حال اب پیدا ہو رہی ہے، بقول ان کے، روس نے کچھ ایسا انداز اختیار کرنا شروع کر دیا ہے جیسے وہ پھر سے سوویت یونین بن گیا ہو۔ وہ دوسرے ملکوں پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے، اور یورپ میں دوسری جنگ عظیم کے بعد سے اب تک ایسا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ خیال رہے کہ روس اس بات کی بار بار تردید کر چکا ہے کہ وہ یوکرین پر حملے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے۔ یا اس کے خلاف اس کے کوئی جارحانہ عزائم ہیں۔ سفیر برائنٹ نے کہا کہ روس مغرب سے اس وعدے کا مطالبہ بھی کر رہا ہے کہ یوکرین کو کبھی بھی نیٹو اتحاد میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی خودمختار ملک پر کوئی دوسرا ملک اپنی مرضی مسلط کر دے۔ اور مغربی اتحاد اسی رجحان کو روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بحران آنے والے دنوں میں اور زیادہ سنگین نوعیت اختیار کرے گا۔ لیکن یہ کہ ان کے خیال میں کسی جنگ کے امکانات نہیں ہیں۔ اس تنازعے میں یورپ کے رول کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ پوری طرح سے متحد ہے البتہ جرمنی کے کچھ مسائل ہیں۔ لیکن بظاہر کوئی بڑی بات نظر نہیں آتی۔ چین انتظار کرو اور دیکھو کی پالیسی پر عمل کرے گا اور انتظار کرے گا کہ امریکہ اور اس کے اتحادی کس حد تک جا سکتے ہیں کیونکہ اس کے بھی اپنے عزائم ہیں، مگر ابھی وہ اس حد تک جارحیت کے قریب بھی نہیں ہے۔ جہاں ان کے کہنے کے مطابق روسی پہنچ گئے ہیں۔ اس سب کا آخری نتیجہ کیا نکلے گا؟ ابھی اس کا اندازہ خود فریقوں کو بھی نہیں ہے۔ بین الاقوامی امور پر پر نظر رکھنے والے ماہرین کا خیال ہے کہ ابھی تمام فریقوں کی اعلی قیادتوں کو بھی اندازہ نہیں ہے کہ یہ معاملہ کہاں جا کر رکے گا۔ ڈاکٹر زبیر اقبال کا وائس آف امریکہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہنا تھا کہ اس وقت دونوں فریق ایک دوسرے سے گیم کھیل رہے ہیں۔ یعنی یہ تاثر دے رہے ہیں کہ وہ اپنے موقف سے پیچھے کسی صورت نہیں ہٹیں گے۔ اور بین الاقوامی سیاست میں یہ کھیل عام ہے۔ جس سے فریقین اپنے موقف کے لیے زیادہ سے زیادہ حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس معاملے میں اگر روسی کارروائیوں کے جواب میں امریکہ اور اس کے مغربی اتحادیوں نے روس اور اس کی قیادت پر تعزیرات عائد کیں اور پھر روس نے بھی اس پر اپنے ردعمل کا اظہار کیا تو روس اور خاص طور پر یورپ کے لیے بہت سی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ کیونکہ یورپ، روس کی گیس اور پٹرولیم پر کافی حد انحصار کرتا ہے، اور روس نے ابھی سے اپنی گیس کی ترسیل پر کنٹرول کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کے سبب یورپ میں گیس کی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اب اگر روس یورپ کے لیے اپنی گیس پوری طرح سے بند کر دے تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کیا حالت ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی روس کو بھی نتائج بھگتنے پڑیں گے، کیونکہ اگر یورپ کا بڑی حد تک انحصار روسی گیس اور ایندھن کی درآمد پر ہے تو روسی معیشت کا بھی کسی حد تک انحصار اس گیس اور ایندھن کی فروخت سے ہونے والی آمدنی پر ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دونوں جانب سے ہونے والی posturing یا دیا جانے والا تاثر، معاملات کو کس حد تک لے جا سکتا ہے، اور بین الاقوامی معاملات میں اس posturing کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ مسئلے کے حل کے لیے مذاکرات کا ایک ماحول پیدا کیا جائے۔

ڈاکٹر زبیر اقبال سمجھتے ہیں کہ یہ فوجی مسئلہ نہیں بنے گا۔ کیونکہ کسی فوجی تصادم کے نتائج کسی بھی فریق کے لیے اچھے نہیں ہوں گے۔ لیکن اگر نوبت تعزیرات تک پہنچی اور امریکہ اور مغربی اتحاد اور روس نے تعزیرات اور جوابی تعزیرات کا سلسلہ شروع کر دیا، تو روس کو تو مشکلات ہوں گی ہی، مگر یورپ بھی مشکلات سے بچ نہیں سکے گا۔ ان اسباب کی بنا پر وہ سمجھتے ہیں کہ یورپ میں اتنی ہم آہنگی نہیں ہے، جتنی سمجھی جاتی ہے۔ خاص طور سے جرمنی اور یورپ کے بعض چھوٹے ممالک روس سے تعلقات ٹھیک رکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ نہ صرف وہ اپنی گیس اور ایندھن کی ضروریات کے لیے بڑی حد تک روس پر انحصار کرتے ہیں، بلکہ وہ یورپ میں کوئی طویل المدت تصادم اپنے حق میں بہتر نہیں سمجھتے۔ ڈاکٹر زبیر نے کہا کہ اسی لیے وہ سمجھتے ہیں کہ تعزیرات کو مذاکرات کے دوران ایک حربے کے طور پر استعمال کیا جائے گا جب کہ اصل مقصد مذاکرات اور ان میں اپنا موقف منوانا ہوگا اور اس کے لیے ایک جانب روس اور دوسری جانب مغربی اتحاد کو کسی نہ کسی حد تک سمجھوتے پر رضامند ہونا پڑے گا۔ یورپی معیشت دنیا کی ایک تہائی معیشت ہے اور اگر یورپ میں معیشت عدم استحکام کا شکار ہوتی ہے تو عالمی معیشت پر اس کے سنگین اثرات پڑ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر زبیر اقبال کا کہنا تھا کہ اگر ایسی صورت حال بنی تو بعض عالمی مالیاتی اداروں کے غیر رسمی تخمینوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ عالمی معاشی پیداوار میں کوئی دو فیصد کمی ہو سکتی ہے۔

اس تصادم میں چین کا رول کیا ہوگا؟ وہ کس کا ساتھ دے گا؟ ڈاکٹر زبیر اقبال کا کہنا تھا کہ چین کی زیادہ تر برآمدات کا انحصار امریکہ اور یورپ پر ہے اس لیے وہ دیر تک غیر جانب دار نہیں رہ سکتا۔

گویا یہ ایک ایسا تنازع ہے جس نے اگر زیادہ شدت اختیار کی تو یہ کسی بھی فریق کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ اس لیے کوشش یہی ہوگی کہ اس تنازع کا سفارتی حل نکال لیا جائے۔

اسرائیل کے ساتھ تعاون کو تیار ہیں: ترک صدر طیب اردگان

استنبول: ترکی کی کوشش کہ وہ خلیج اور مشرق وسطی کے ممالک کے ساتھ تعاون بڑھائے۔ اسی تناظر میں ترک صدر رجب طیب ایردوآن نے بالخصوص متحدہ عرب امارت اور اسرائیل کے ساتھ قریبی اور دوستانہ تعلقات کو انتہائی اہم قرار دیا ہے۔ رجب طیب ایردوآن نے ملکی نشریاتی ادارے این ٹی وی سے گفتگو میں کہا ہے کہ اسرائیلی صدر آئزک ہیروزگ آئندہ ماہ ترکی کا دورہ کریں، جو دونوں ممالک کے مابین تعلقات کے ایک نئے باب کا آغاز ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ انقرہ حکومت اسرائیل کے ساتھ مختلف شعبہ جات بالخصوص قدرتی گیس کی تجارت میں تعاون کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔ ترکی نے مارچ سن انیس سو انچاس میں اسرائیل کو بطور ریاست تسلیم کیا تھا اور یوں وہ پہلا اسلامی ملک بن گیا تھا، جس نے اس یہودی ریاست کی خودمختاری اور سالمیت کے دفاع کی بات کی تھی۔ ان دونوں ممالک کے باہمی تعلقات کی تاریخ پرانی ہے۔ تاہم ایردوآن کے اقتدار میں آنے کے بعد ان دونوں ممالک کے سفارتی تعلقات میں نشیب و فراز دیکھا گیا ہے۔ ایردوآن فلسطین کے بارے میں اسرائیلی پالیسی کے سخت ناقد ہیں۔ اسی حوالے سے ترکی اور اسرائیل کے مابین تعلقات میں کشیدگی بھی دیکھی گئی۔ تاہم حال ہی میں ترکی کے موقف میں کچھ تبدیلی آئی ہے۔ ترک صدر کا کہنا ہے کہ کچھ معاملات پر اختلافات کے باوجود بھی باہمی سفارتی و تجارتی روابط بہتر بنائے جا سکتے ہیں۔ ناقدین کے مطابق ترک صدر اسرائیل کے ساتھ تعلقات میں بہتری چاہتے ہیں، جس کا ایک مقصد اسرائیلی قدرتی گیس کا حصول بھی ہے۔ مشرقی بحیرہ روم سے یورپ آنے والی اسرائیلی قدرتی گیس کی تجارت کے حوالے سے انقرہ کا یونان اور قبرص سے سخت مقابلہ ہے، اس لیے اسرائیل نے اپنی خارجہ پالیسی میں لچک پیدا کی ہے۔

یوگنڈا: ہاتھی کے حملے میں سعودی سیاح ہلاک

افریقا کے ملک یوگنڈا میں ایک ہاتھی نے حملہ کر کے سعودی سیاح کو موت کی نیند سلا دیا۔ یہ واقعہ ملک کے شمال مغرب میں واقع نیشنل پارک میں پیش آیا۔ مذکورہ سعودی سیاح ایمن سید الشاہانی اپنے تین دوستوں کے ہمراہ دیگر سیاحوں کے ساتھ سفاری ٹور کی وین میں سوار تھا۔ راستے میں ایک مقام پر چند منٹ آرام کے لیے گاڑی کو روکا گیا تو ایمن اور اس کے تینوں دوست وہاں نیچے اتر گئے۔ مذکورہ پارک کے نگراں Edson Nuwamanya کے مطابق ایمن کو اس مقام پر ایک ہاتھی اور اس کے ساتھ ایک اور شیر خوار ہاتھی نظر آیا۔

مہاتیر محمد کی طبیعت میں بہتری آ گئی: بیٹی مرینا

ملائیشیا کے سابق وزیراعظم مہاتیر محمد کی طبیعت میں بہتری آ گئی۔ مہاتیر محمد کی بیٹی مرینا مہاتیر کا کہنا ہے کہ طبیعت بہتر ہونے پر مہاتیر محمد کو وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔ مہاتیر محمد کو گذشتہ ہفتے اسپتال کے امراض قلب کے یونٹ میں داخل کیا گیا تھا، 8 جنوری کو مہاتیر محمد نے الیکٹومیڈیکل پروسیجر کروایا تھا۔ خیال رہے کہ 96 سالہ مہاتیر محمد دل کے عارضے میں مبتلا ہیں۔

سرگرمیاں

ممبئی میں ''ہم'' فیسٹ کے ذریعہ منعقدہ ''ہم سخن جشن چراغاں'' کامیابی سے ہمکنار

ممبئی:۔ (نامہ نگار) گزشتہ دنوں ہم فیسٹ کے زیر اہتمام ۲۰/ ٹوینٹی ڈان ٹاون بینکویٹ ایروز سینما بلڈنگ دوسری منزل چرچ گیٹ ممبئی میں '' ہم سخن جشن چراغاں '' کے عنوان سے ایک پروگرام کا انعقاد ہوا۔ اس محفل میں مخصوص صلاحیتوں کے ساتھ سامعین کا استقبال کیا گیا۔ مہمان خصوصی کے طور پر آئی۔ پی۔ ایس آفیسر انوپ کمار سنگھ اے ڈی جی ایڈمن ممبئی نے دوران خطابت کہا کہ میری زندگی کی سنہری اور یادگار شام ہے۔ اس محفل میں خوبصورت اور منفرد اشعار سننے کو ملے۔ لشکریہ بلڈر کے اسلم لشکریہ اور سابق جج بھی مہمان اعزازی کے ساتھ ساتھ فلمی اداکارہ نہاریکا رائے زادہ، راجو بلوانی، اقبال مرچنٹ، شعرائے کرام میں بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر اور فلمی نغمہ نگار اے۔ ایم۔ طراز، محشر آفریدی، انجان ساگری، ریحان صہیون کے علاوہ مالوی ملہوترا نے بھی اپنے کلام بلاغت سے عوام کو محفوظ کیا۔ زہرہ قرار نے بہت سادگی سے بہت عمدہ اور کلام سنا کر سب کو متوجہ کے ساتھ داد دینے پر مجبور کیا سبھی نے اپنے بہترین کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ راجیش کوٹھاری (آئی آر ایس آفیسر، ایڈشنل کمشنر، جی ایس ٹی اینڈ کسٹم) صاحب بھی محفل میں جلوہ افروز رہے۔ نظامت کے فرائض نظر بجنوری نے انجام دیئے۔ ۲۰/ ڈان ڈاون، دلی دربار، جیوتی پنجاب ڈھابہ، اقبال مرچنٹ۔ فوزیہ عرشی، گرافک ڈیزائنر عارف احمد کے علاوہ پروگرام کے کنوینر نظر بجنوری ان تمام افراد کی دلچسپی، محنت اور تعاون سے پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ نظر بجنوری نے بتایا کہ ہم فیسٹیول ممبئی، نوی ممبئی، تھانہ اور اندھیری میں بھی منعقد ہوگا۔ جس کا اعلان جلد ہی اخبارات کے ذریعہ کیا جائے گا۔

مدارس دینیہ اسلام کے قلعے ہیں: مولانا رضوان

ممبئی:۔(نامہ نگار) مسلم اکثریتی علاقہ ملاڈ کے مالونی میں اقرائ ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیراہتمام چلنے والے مدرسے اقرائ کا اولین سالانہ جلسہ وتقسیم اسناد کا پروگرام منعقد کیا گیا جس کی صدارت مولانا رضوان ندوی نے کرتے ہوئے کہا کہ مدارس دینیہ اسلام کے قلعے ہوتے ہیں۔ تمام انعام یافتگان بچوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ لوگ دین واسلام کے داعی بن کر اسلام کی روشنی گھر گھر پہنچانے کا کام کریں گے۔ ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کو ختم کرنے کے لئے آپ لوگوں کو ابھی سے کمربستہ ہونے کی ضرورت ہے۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے مولانا الیاس مدنی، مولانا محمد، مولانا عبدالمالک، مولانا سلمان، مولانا عادل، مفتی مشتاق، حافظ ابوبکر، حافظ کلام، حافظ عبداللہ، حافظ نور محمد، حافظ مرغوب، عبدالرزاق بھائی نیز اس پروگرام کی نظامت سابق مدرس زبیر سر نے انجام دیئے جبکہ مدرسہ کے سرگرم رکن سہیل انجم سر، سمیع سر، آصف انصاری، لقمان انصاری مالیگاوں والے کے علاوہ کثیر تعداد میں خواتین و حضرات شریک ہوئے۔ اول انعام راحیل امجد، عبداللہ رحمت، نسرین غیاث الدین، اسد عمران، احمد رضا عقیل، جب کہ دوسرا انعام راحیل انجم، سفیان عبدل حاجی، ازل اعظم، التمش جبکہ تیسرا انعام رئیس افروز، عائشہ اقرائ فہیم الدین، ذیشان اسماعیل، فردوس غیاث قرار پائے۔

ادب آداب سے

(محمود الحق)

نام معاشرے میں بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ دنیا میں آنکھ کھولنے کے بعد پہلا کام نام کا چناؤ ہوتا ہے۔ کہانیاں ہوں یا کتابیں، ڈرامے ہوں یا فلم موضوع کے اعتبار سے نام رکھے جاتے ہیں۔ ساتھ میں اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ پڑھنے والے یا دیکھنے والے ٹائٹل سے کھنچے چلے آئیں۔ کبھی کبھار عنوان زندگی میں پائی جانے والی حقیقتوں سے اخذ کئے جاتے ہیں۔ جیسے کبھی خوشی کبھی غم۔

کہیں آپ یہ تو نہیں سمجھ رہے کہ میں نے کسی جانی پہچانی فلم کا نام لکھ دیا ہے۔ لیکن یہاں تو بات صرف عنوان سے منسوب ہے۔ اگر فلم کا ہی نام دینا ہوتا تو جیرا بلیڈ، جیرا سائیں، وحشی جٹ یا گجر سے کام چلا سکتا تھا۔ لیکن میں اپنے دیئے عنوان کی خود ہی نفی کر دیتا۔ اور ادب بے ادبی میں بدل جاتا۔ ادب سے جن کا گہرا تعلق ہوتا ہے وہ ادیب کہلاتے ہیں، مگر مولا جٹ فلم میں بھی ادیبوں نے اہم کردار ادا کیا۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ایسی گنڈاسہ فلموں سے ادیبوں کا دور نزدیک کا واسطہ نہیں تو پھر اتنا بڑا الزام کیوں لگا۔ پریشان نہ ہوں مشکل حل کئے دیتے ہیں۔ ان میں ایک لکھنے والا ادیب تھا اور ایک ولن ادیب۔

اب ان ادیبوں کا ذکر کیا کروں کہ جن کا ادب سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ لیکن میں بحیثیت انسان بے ادبی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لوگ مجھے بھی بے ادب کہتے ہوں گے کہ میں نے اصول و ضوابط کی بے اصولی میں ادب کا اظہار نہیں کیا۔ آج میرا موضوع وہ ادیب ہیں جن کی جمع ادباء ہے۔ جس طرح غریب کی غرباء، امیر کی امراء۔ غریب غربت کا مارا۔ امیر امارت کا دلدادہ۔ اور ادیب ادب کا گہوارہ بنے رہنے میں خوش باش رہتا ہے۔ جس شخص کے پاس بال کٹوانے کے لئے وقت نہ ہو۔ اسے شاعر یا ادیب کہنا عام رواج ہے۔ لیکن حقیقت میں اگر محبوب پرایا ہو تو کیا۔ زلف دراز اپنی کیوں نہ ہو۔

میرے بار بار ادیب کہنے سے کہیں ادیبائیں ناراض نہ ہوں کہ وہ وقت گزر گیا جب ادیبوں شاعروں میں صرف غالب، مومن، حالی، میر تقی میر، میر درد، علامہ اقبال اور نثر میں جن کے نام آپ جانتے ہیں سمجھ لیں۔ طوطی بولتا تھا۔

اب زمانہ نیا ہے ادب پرانا کیسے نبھا کر پائے گا۔ اب صرف ادیب نہیں ادباء کہلائیں گے۔ کہنے سننے میں یہ آتا ہے کہ اس صف میں اگر آپ شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان ادباء کو بار بار پڑھیں۔ لیکن پڑھیں کیسے سب ہی ایک دوسرے سے جدا رنگ میں رنگے ہیں۔ محبوب ایک ہے نظر محبت میں تضاد ہے۔ تو پھر کیوں نہ محبت کی بجائے محبوب کو ہی اپنا بنانے میں سر دھڑ کی بازی لگائی جائے۔ جب محبت ہی نہ ہو تو پھر محبوب کا چاہے آدھا دھڑ مچھلی کا ہو چلے گا۔ محبوب کے ذکر میں یہ خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ خد و خال اور ادائیں کہیں وجاہت عاشقانہ نہ ہوں۔ پڑھنے والا کبھی عاشق تو کبھی خود ہی محبوب سمجھ کر شرماتا رہے۔ اب ظاہر ہے ایسے ادب کی تخلیق کسی اصول و ضابطے کے بغیر تو بغیر دھڑ کے سرکس بچہ جیسی ہوگی۔

اب اگر کوئی مجھے ادیب و شاعر سمجھ بیٹھے۔ تو پہلا خیال یقیناً مولا جٹ سے ذہن میں آئے گا کہ ایک بے ادب ادیب کا اضافہ جو قائدے قانون کی خلاف ورزی میں محبوب کے ساتھ ساتھ محبت کے رنگ قوس و قزح کی بھی پینگیں بڑھا رہا ہے۔ بغیر استاد کے ہی تخلیق ادب کی بے ادبی کب تک برداشت ہوگی۔

باادب بانصیب، بے ادب نصیب تو سن رکھا ہے۔ اب کہیں یار لوگ نصیب کی جگہ ادیب نہ پڑھنے بیٹھ جائیں۔ پریشانی تو پہلے بھی کم نہیں ہے۔

شاعری میں ترکیب کلام زبان نے پریشان کر دیا
تو نے لکھنے سے ہی زمانہ حیران کر دیا
سوچنے پر مجبور شاعر سے شعور انسان کر دیا
مل جانفشانی سے پیراستہ شعور مسلمان کر دیا
صدیوں کے شاہ صدا کو رحم داستان کر دیا
صدیوں کے شاہ گدا کو کرم قرآن کر دیا

اگر محبوب قلب محبت میں ہے کسی خد و خال کے بغیر۔ تو اس کی تعریف و توصیف میں اصول و ضوابط کی پابندی کیوں اختیار کی جائے۔ جو تصور خیال قلب کی حدود و قیود میں خود نہیں تو کاغذ پہ پھیل کر ساکن و متحرک گردان الفاظ میں کیسے ڈھلے۔ جو محبت متحرک تحریک ہو وہ خیال ساکن حروف میں کیسے سموئے۔ اب ایسے میں علم ریاضی غلطی ہو گئی عروضی کے فارمولے پر کیسے بٹھایا جائے۔

اگر پرندوں اور جنگلی جانوروں کو تفریح طبع کے لئے بچوں کے ہمراہ تماشا دیکھنا ہو تو چڑیا گھر کا رخ کیا جاتا ہے۔ نہایت نظم وضبط اور قائدے قانون کا احترام کرتے پرندے اور چوپائے۔ کھانے کے آداب سے سلیقہ شعاری میں بسر کرتے زندگی۔ مگر وہ ان کا اصل حسن نہیں۔ حسن ان کی آزادی میں ہے۔ جنگلوں پہاڑوں میں۔ جہاں آبشاریں بہتی ہوں۔ ندیاں گنگناتی ہوں۔ درختوں کی سرسراہٹ میں پرندے گاتے ہوں۔ کوس و کوس دھاڑنے کی آوازیں انہیں ترنم تو دوسروں کو خوف میں مبتلا کر دیتی ہوں۔

مگر ادب آداب والے قید پسند کئے جاتے ہیں۔ کھلے وحشی بے ادب نہیں۔ جو ہمارے طے شدہ قائدے قانون میں ہمارے لئے خطرہ کا سبب ہوں۔ ایسی تفریح جس میں ہمارا نقصان زیادہ فائدہ کم ہو۔ اسے اپنانے کا کیا فائدہ۔ ایک باریک چھڑی کے اشارے پر جنگل کا بادشاہ سرکس میں میزوں پر چڑھتا ہوا تماشائیوں کو احترام سے بھرپور مجسمہ ادب نظر آتا ہے۔ غرانے کی بے ادبی کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ چند سیکنڈ میں ڈھیر کرنے والے بہادر چار اطراف پھیلے قائدے قانون سے ہٹنے کی اجازت نہیں دیتے۔

شاہی سرپرستی میں بڑے ناموں نے غالب جیسے شیر ادب کو بڑھاپا میں بھی کنچے کھیلنے پر مجبور رکھا۔ بے ادب تو حالات کا شکار ہو سکتا ہے۔ مگر ادب نہیں۔

■■■

قطعات

سورج نے دِن کا آدھا سفر طَے کیا مگر
سوئی ہے اپنی قوم ابھی تک لِحاف میں
اَب کے اگر نہ جاگے تو پھر اُٹھ نہ پائیں گے
دُشمن کی ساری فوجیں کھڑی ہیں خِلاف میں

کبھی تو خواب کی دنیا سے باہر آکے دیکھا کر
حقیقت کے مناظر سے ذرا آنکھوں کو سِینکا کر
تِرے ہاتھوں کا یارانہ بڑا ہے پتّھروں سے تو
مکاں شیشے کا ہے تیرا، کبھی اُس پر بھی پھینکا کر

پتّھر میں سوچو کیسے پودا لگایا جائے
بھاگے ہوئے کو پھر سے کیسے بھگایا جائے
گر سو رہا ہو کوئی تو اُس کو ہم جگا دیں
جاگے ہوئے کو آخر کیسے جَگایا جائے

ڈاکٹر محمد کلیم ضیا

سابق صدر شعبۂ اردو، اسماعیل یوسف کالج، جوگیشوری، ممبئی۔

آئیڈیا ممبئی کا کامیاب شو

26 جنوری 2022 بروز بدھ کی شام میسور ایسوسی ایشن ماٹونگا میں آئیڈیا ممبئی اور دینکر سمرتی نیاس (دہلی) نے اپنے دو خوبصورت ڈراموں کے رنگ سے جشن یوم جمہوریہ کا رنگ مزید نکھار دیا۔ "آزادی کا امرت مہتسو"

جب پورے ہندوستان میں رنگا رنگ تفریحی پروگرام ہو رہے ہیں ایسے وقت میں بہت سنجیدہ ڈرامے جو اس کا بیک گراونڈ بھی بتاتے ہیں اور عوام کو اس سے روبرو بھی کرتے ہیں۔ قومی اعزاز یافتہ ادیب قاضی مشتاق احمد صاحب کا تحریر کردہ ڈرامہ " میں لوک مانیہ تلک ہوں ۔۔۔ آزادی لیکر رہونگا " پیش کیا گیا جس میں تلک کے انگریزوں کے اختلاف کی بہت خوبصرت منظر کشی کی گئی تھی۔ ہندوستانیوں کے سب سے بڑے دشمن تو انگریز رہے ہیں اور تلک کا ان سے دیوانہ وار مقابلہ اس ڈرامے کی جان ہے۔ تلک کے مرکزی کردار میں تیجس پاریکھ اپنے بہترین پرفارمنس کی چھاپ چھوڑ جاتے ہیں۔ اور دوسرا ڈرامہ محمد صادق انصاری صاحب کا تحریر کردہ " منگل پانڈے " پیش کیا گیا۔۔۔ یہ منگل پانڈے کا پریمیر شو تھا۔ منگل پانڈے تاریخ کا وہ اہم کردار ہے جس نے انگریز فوج میں سب سے پہلے بغاوت کی تھی اور بدلے میں اسنے شہادت کا جام نوش کیا تھا۔ تاریخ میں جتنا مواد مل سکتا تھا اس سے صادق انصاری نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ایک گھنٹے کے ڈرامے کو ایک الگ طرح کی شکل دے دی۔ ایک گھنٹے کے اس ڈرامے میں شائقین کی گردن بھی نہیں ہلتی ایک بہت زبردست پیغام کے ساتھ اس ڈرامے اسٹیج پر کھیلا گیا۔ دونوں ہی ڈراموں کی شاندار ہدایت کاری اسٹیج کی نہایت ہی معروف و مقبول شخصیت، لمکا بک ریکارڈ ہولڈر اور آئیڈیا ممبئی کے روح رواں مجیب خان صاحب نے کی تھی۔۔۔ بالخصوص منگل پانڈے کی ہدایت کاری میں انھوں نے اپنا کمال دکھایا۔۔۔۔ روایتی انداز کے ساتھ ساتھ ایکسپری مینٹل موومینٹ سے انھوں نے ڈرامے کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیئے۔ مجیب خان کی ہدایت کاری کا دنیا معترف ہے اور اس ڈرامے میں تو وہ ہدایت کاری کے میدان کو چھوتے نظر آتے ہیں جسے دیکھ کر ناظرین عش عش کرنے لگے۔۔۔

تمام آرٹسٹ کو اور ان کی محنتوں اور پرفارمنس کو بھی خوب خوب سراہا گیا۔۔۔۔

دونوں ہی اسکرپٹ کی اور مصنفین کی خوب پذیرائی کی گئ۔۔۔۔ اور اس طرح کے ڈراموں کو بار بار پیش کرنے کی درخواست کی گئ تا کہ موجودہ اور ہماری آنے والی نسلوں کو یہ آسانی سے باور کرایا جاسکے کہ ہمیں آزادی نہ تو آسانی سے ملی اور نہ ہی بھیک میں ملی۔۔۔۔

آخر میں مجیب خان صاحب نے تمام حاضرین کو اور اہل وطن کو یوم جمہوریہ کی مبارک باد پیش کی اور ڈراموں کی گرم جوشی سے پذیرائی کے لئے شکریہ بھی ادا کیا۔

تعلقات ہند وعرب تاریخ کیا کہتی ہے

اسلامی سلطنت سے بہت پہلے اسلامی تمدن یہاں کے لوگوں میں اپنی محبوبیت کا تخت بچھا چکا تھا

تحریر: مفتی محمد طفیل قادری القاسمی

اسلام کے اولین علم بردار عرب تھے اور ہندوستان کو اسلام سے صدیوں پہلے سے جانتے تھے۔ اس لئے ہندوستان عرب مسلمانوں کے لئے اجنبی ملک نہ تھا اور انہوں نے ہجرت نبوی کے بیس بائیس سال بعد ہی ہندوستان آنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے اور البرٹ نے بھی اپنی "ہسٹری آف انڈیا" میں تسلیم کیا ہے کہ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں پہلا اسلامی بیڑہ بحر ہند میں نمودار ہوا۔ اس بیڑے کی منزل مقصود بندرگاہ تھانہ تھی۔ اسی زمانے میں اور بھی بحری مہمیں بھی بھڑوچ اور ڈھابیل آئی تھیں۔ محمد بن قاسم سندھ کو آٹھویں صدی عیسوی میں فتح کیا لیکن مسلمان تاجر سندھ سے بہت پہلے ساتویں صدی عیسوی کے اواخر میں ہی جنوبی ہند پہنچے اور یہاں پر اپنی آبادیاں قائم کر چکے تھے ملیبار میں میں موپلا انہی عرب مسلمانوں کی یادگار سب تک قائم ہے اسی طرح کون کان نیوائتی اور راس کورین میں لبین بھی قدیم عرب مسلمانوں کی اولاد سمجھے جاتے تھے خود ان لوگوں کا بھی یہی دعوی ہے کہ اموی خلافت کا مشہور و معروف گورنر حجاج بن یوسف جو سن ۲۳ھ میں فوت ہوا ہے بڑا ہی سفاک تھا۔ اسی کے مظالم سے بنی ہاشم کے کچھ لوگ عرب سے بھاگ کر جنوبی ہند میں آ کر پناہ گزین ہوئے۔ انہیں کی نسل سے نیوائتی اور لبین وجود میں آئے ہندوستان کے جنوبی جزائر مالدیپ اور سنگلدیپ وغیرہ میں اور بھی بہت پہلے سے عرب مسلمانوں کی آمد و رفت تھی۔ ان میں بہتیرے مقامی عورتوں سے شادی بیاہ کر کے آباد بھی ہو جاتے تھے۔ دراصل یہی تاجر سندھ پر مسلمانوں کے حملے کا بالواسطہ سبب بنے۔ بلاذری نے اور فتوح البلدان میں تصریح کی ہے کہ لنکا میں آباد مسلمانوں کی کچھ یتیم لڑکیاں وہاں کے راجہ نے حجاج بن یوسف کے پاس بھیجیں لیکن کچھ بحری قزاقوں نے لڑکیوں پر قبضہ کر لیا۔ حجاج بن یوسف نے سندھ کے راجہ سے لڑکیوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ راجہ نے قزاقوں کے مقابلے میں اپنی بے بسی ظاہر کی۔ اس پر حجاج بن یوسف نے اپنے رشتہ دار محمد بن قاسم کو سندھ کی مہم پر روانہ کر دیا۔ جنوبی ہند میں اسلامی تمدن کو اس قدر رسوخ حاصل ہو گیا تھا کہ نویں صدی کے اوائل ہی میں ملیبار کے " خیرامن بیرول" خاندان کا آخری راجہ مسلمان ہو گیا۔ اس کا نام عبدالرحمن ساموری رکھا گیا اور وہ تخت و تاج چھوڑ کر عرب ہجرت کر گیا۔ کالی کٹ کے ساموری راجہ کو اسی مسلمان ہونے والے راجہ کا نائب سمجھا جاتا تھا اور اس کی تاج پوشی موپلا مسلمان کے ہاتھوں سے ہوئی، اسی قدر نہیں یہ رواج بھی برابر رہا کہ ٹرانکور کے راجہ تخت نشینی کے وقت جب تلوار ہاتھ میں لیتے تو کہتے" میں اس تلوار کی اس وقت تک ضرور حفاظت کرونگا جب تک چچا واپس نہ آجائیں جو مکہ چلے گئے ہیں" یہ واقعات ڈاکٹر تاراچند نے تاریخی حوالوں کے ساتھ اپنی کتاب" دی ایڈونٹ آف مسلمس ان انڈیا" میں بڑی تفصیل سے لکھے ہیں اس تفصیل سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اسلامی تمدن مسلمان تاجروں کے ساتھ سب سے پہلے ہندوستان کے جزائر مالدیپ اور سنگلدیپ وغیرہ میں اور جنوبی ہند کے دوسرے ساحلی علاقوں میں پھیل گیا اور جب عرب تاجر سلیمان سن ۲۳۷ھ ابوزید حسن شیرازی ۲۶۴ھ ابن بطوطہ ۷۷۹ھ وغیرہ نے ہندوستان کا دورہ کیا تو جنوبی ہند کے ساحلوں پر مسلمانوں کو نہایت خوش حال معزز و محترم پایا۔ سندھ پر مسلمانوں کا قبضہ آٹھویں صدی عیسوی میں ہوا۔ اور اس طرح اسلامی تمدن ہندوستان میں ایک طرف شمال سے داخل ہوا اور دوسری جنوب سے۔ شمال میں سپاہی پہنچے اور جنوب میں مسلمان تاجر، مگر ان دونوں کے ساتھ وہ نفوس قدسیہ بھی وارد ہوئے جن کے ہاتھوں میں للّٰہیت، قدسیت، محاسن اخلاق اور عالمگیر محبت کے جھنڈے تھے۔ سپاہی ملک فتح کر سکتے ہیں، اور سوداگر دولت کے انبار لگا سکتے ہیں۔ مگر دلوں اور روحوں پر حکمرانی روحانیت ہی کر سکتی ہے۔ دراصل وہ مسلمان صوفی اور اولیاء اللہ تھے جنہوں نے ہندوستان میں اسلامی تمدن پھیلایا۔ ہندوستان کے دو آخری کناروں جنوبی اور شمالی میں زبردست اسلامی تمدن نے پاؤں جما کر قلب ہندوستان پر کیا اثر ڈالا؟ یہ سوال تاریخ کے ہر طالب علم کے لئے نہایت دلچسپ ہے۔ سب جانتے ہیں کہ بارہویں صدی تک ہندوستان کے اندرونی علاقے اسلامی حملوں سے محفوظ تھے۔ محمود غزنوی ایک طوفان سے زیادہ کچھ نہ تھا۔ جو امنڈ کر آیا اور کڑک دمک کر نکل گیا۔ اسے صرف پنجاب لینا تھا اور اس نے لے لیا مگر دہلی اور باقی ہندوستان اس سے غیر متاثر رہے۔ محمد غوری نے ۱۱۹۲ھ میں رائے پتھورا کو زبردست شکست دی اور دہلی اور اجمیر پر قبضہ کر کے ہندوستان میں اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اسی زمانے میں ایک بڑے ہندی شاعر چندر کوی نے اپنا مشہور منظوم " پرتھوی راج رسا" لکھا۔ اس منظومے کی زبان ہندوستان پر اسلامی تمدن کے زبردست اثرات کی سب سے زیادہ مستند تاریخی شہادت ہے۔ مولانا محمد حسین آزاد مرحوم نے اس نظم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نقل کیا ہے جو آب حیات کی اس دس سطروں میں آیا ہے لیکن یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے کہ ان دس سطروں میں تیرہ عربی، فارسی لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ یاد رہے ابھی تک مسلمان فوجوں سے اصل ہندوستان بچا ہوا تھا۔ اس پر بھی ایک ہندی شاعر اپنے کلام میں اس کثرت سے عربی و فارسی کے لفظ استعمال کرتا ہے پھر یہ لفظ بھی ایسے ہیں جن کے مترادفات سے سنسکرت کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ مگر شاعر سنسکرت کے نہیں مسلمانوں کے لفظ لیتا ہے اور محض اس لئے لیتا ہے کہ ملک کی عوام سنسکرت سے زیادہ ان لفظوں سے مانوس ہو چکے تھے۔ آپ بھی یہ الفاظ سن لیجیئے۔ محل، پروردگار، پگام (یعنی پیغام) کریم سرطان (یعنی سلطان) بات شاہ (یعنی بادشاہ) پھرمان (یعنی فرمان) آپ غور کریں کہ ان مطالب کے لئے سنسکرت زبان میں الفاظ کی ذرا بھی کمی نہیں ہے مگر وہ اسلامی تمدن ہی تھا جس نے ہندوستان کا دل موہ لیا تھا اور اسلامی سلطنت سے کہیں پہلے اسلامی تمدن اس ملک کے نیک اور ملنسار باشندوں کے دلوں میں اپنی محبوبیت کا تخت بچھا چکا تھا۔

حضرت فاروق اعظم رضؓ کے کلمات طیبات

حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ کا کلام جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوجائے۔

ازالۃ الخفا میں جس قدر ذخیرۂ آپؓ کے کلام کا ہے اگر اسی کو علاحدہ کرکے یکجا کرلیا جائے تو نہج البلاغۃ سے دس گنی حجم کی کتاب بن جائے اور پھر یہ فرق ہوجائے کہ نہج البلاغۃ کا اکثر حصہ افترا ہے اور اس میں مذہبی تعلیمات بہت کم ہیں اِدھر اُدھر کے قصے اور لوگوں کی شکایات بہت زیادہ ہیں اور اس کی عبارت مشکل اور غریب الاستعمال ہیں جو ایک ناصح اور معلم کی شان کے بالکل منافی ہے۔ بخلاف اس کے یہاں یہ کوئی بات نہیں ہ نہ کوئی قصہ ہے نہ کسی کی شکایت ہے۔ خالص مذہبی تعلیم ہے اور عبارت اس قدر سہل وسادہ ہے کہ ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ بالکل احادیث نبویہ کا رنگ ہے۔

ازالۃ الخفا میں دو مستقل رسالے آپؓ کے اقوال و آثار کے ہیں ایک وہ جس میں مسائل فقہیہ کا بیان ہے ۔ کتاب الطہارت سے لے کر کتاب المیر اث تک تمام ابواب فقہ میں آپؓ کی تعلیمات کو جمع کردیا ہے ۔ اور دوسرا رسالہ تصوف کے متعلق ہے حضرت فاروق اعظمؓ نے مہماتِ تصوف اور معارف سلوک کے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ سب اسی رسالہ میں ہے۔ آیات قرآنیہ کی تفسیر میں جو کچھ فرمایا ہے وہ علاحدہ ہے اس مقام پر ان ہی متفرق کلمات میں سے چند بطور نمونہ کے نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱) اپنے تمام حکام کو یہ گشتی فرمان بھیجا کہ: تمہارے کاموں میں سب سے زیادہ اہتمام کے قابل میرے نزدیک نماز ہے جس نے نماز کی حفاظت کی اس نے اپنا دین محفوظ کرلیا اور جس نے نماز کو ضائع کردیا وہ دوسری چیزوں کو بدرجہ اولیٰ ضائع کردے گا۔ ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب سایہ ایک ہاتھ ہوجائے ایک مثل تک۔ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ آفتاب اونچا ہو، زرد نہ ہو، اور سوا دو فرسخ قبل غروب کے چل سکے۔ اور مغرب کی نماز اور آفتاب غروب ہوتے ہی پڑھو اور عشا کی نماز شفق غائب ہونے کے بعد سے ایک تہائی رات تک پڑھو۔ جو شخص عشا پڑھنے سے پہلے ہوجائے خدا کرے اس کی آنکھوں کو آرام نہ ملے اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ تارے نکلے ہوں۔

(۲) فرمایا کہ: دعا آسمان وزمین کے درمیان میں رُکی رہتی ہے یہاں تک کہ نبی ﷺ پر درود پڑھا جائے۔

(۳) فرمایا کرتے تھے کہ: سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ فرائض کو ادا کرے اور مہنیات سے بچے اور نیت اپنی خدا کے ساتھ درست رکھے۔

(۴) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو آپؓ نے لکھا کہ: صبر کی دو قسمیں ہیں: ایک صبر مصیبت پر اور دوسرا صبر معصیت کے ترک پر۔ دوسری قسم پہلی قسم سے افضل ہے۔ اور مدار ایمان ہے۔

(۵) فرماتے تھے کہ: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہ کرے۔ اور اس شخص کی خطائیں نہیں بخشتا جو دوسروں کی خطائیں نہ بخشے۔

(٦) اپنی آخری وصیت میں فرمایا کہ: دیکھو کتاب اللہ سے غفلت نہ کرنا جب تک تم اس کی پیروی کرتے رہوگے گمراہ نہ ہوگے۔ دیکھو مہاجرینؓ کے اعزاز و اکرام میں کوتاہی نہ کرنا مسلمان تو بہت ہوں گے مگر مہاجرینؓ اب کہاں اور انصار کا لحاظ بھی رکھنا وہ اسلام کے ملجا و ماویٰ ہیں۔ اور بدّوں کا خیال رکھنا۔ وہ تمہاری اصل ہیں اور ذی کافروں سے جو معاہدہ ہوجائے اس پر قائم رہنا۔

(۷) فرماتے تھے کہ: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ جب تک یہ دونوں چیزیں تم میں رہیں گی اس وقت تک بھلائی رہے گی۔ ایک فیصلے میں انصاف کرنا۔ دوسرے تقسیم میں انصاف کرنا۔ میں تم کو ایک ایسے راستے پر چھوڑے جاتا ہوں جس پر نشان قدم بنے ہوئے ہیں۔ اب اگر کوئی قوم ازخود کجی اختیار کرے گی تو وہ راستے سے ہٹ جائیگی۔

(۸) اہلِ شام کو فرمان بھیجا کہ اپنی اولاد کو تیرنا اور تیراندازی اور گھوڑے کی سواری سکھاؤ اور ان کہ حکم دو کہ لوگوں کی بے ابروئی نہ کریں۔

(۹) فرمایا کرتے تھے کہ: "جو شخص اپنے قام کو تہمت سے علاحدہ نہ رکھے وہ اپنے بدگمان کرنے والے کو ملامت نہ کرے جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھے گا اس کا کام اس کے اختیار میں رہے گا۔

(۱۰) فرماتے تھے کہ تین چیزیں تیرے بھائی کے دل میں تیری محبت قائم کردیں گی۔ ا۔ جب ملاقات ہو تو سلام کرنے میں ابتدا کرنا۔ ۲۔ اس کے ناموں میں سے جو اس کو پسند ہو اسی نام سے اس کو پکارنا۔ ۳۔ محفل میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرنا۔"

(۱۱) فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو ایسے شخص کو دے جس نے اس کو نہیں دیا اور سب سے زیادہ کلیم وہ ہے جو اپنے ظالم کو ظلم معاف کردے۔"

(۱۲) فرماتے تھے کہ "طمع فقیری پیدا کرتی ہے۔ مایوسی غنی کردیتی ہے۔ ہر معاملہ میں سوائے آخرت کے معاملات کے دیر کرنا بہتر ہے۔"

(۱۳) فرماتے تھے کہ: جب کوئی بندہ اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حکمت کو بلند کردیتا ہے وہ اپنی نظر میں حقیر ہوتا ہے مگر لوگوں میں اس کی عزت ہوتی ہے۔"

(۱۴) فرماتے تھے کہ "زنا کی کثرت سے زمین میں زلزلہ آجاتا ہے اور حکام کے ظلم سے قحط پڑ جاتا ہے۔"

(۱۵) فرماتے تھے کہ جو شخص چاہتا ہو کہ میری زندگی کامیابی میں گزرے اس کو چاہیے کہ اپنے باپ کے بعد اس کے دوستوں سے نیک سلوک کرے۔"

(۱۶) ایک شخص کو آپؓ نے نصیحت کی اور فرمایا کہ "وہ کام کیا کرو کہ اگر تم کو اس کام میں کوئی دیکھ لے تو تم کو ناگوار نہ ہو۔"

(۱۷) فرمایا کرتے تھے کہ "علما کی مجلسوں سے علاحدہ نہ رہا کرو خدا نے روئے زمین پر علما کی مجالس سے زیادہ بزرگ کوئی مقام نہیں پیدا کیا۔"

(۱۸) فرماتے تھے کہ علم حاصل کرو اور علم کے لئے سکینہ اور وقار اور علم سیکھو۔

(۱۹) فرماتے تھے کہ جب کسی عالم کو دیکھو کہ دنیا سے محبت رکھتا ہے تو دین کی بات میں اس کا اعتبار نہ کرو۔

(۲۰) فرماتے تھے کہ ایک عالم کا مرجانا ہزار عابد قائم اللیل صائم النہار کے مرجانے سے بڑھ کر ہے۔

(۲۱) فرماتے تھے کہ توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو ان کے دل بہت نرم ہوتے ہیں۔

(۲۲) ایک روز احنف بن قیسؓ سے آپ نے پوچھا کہ سب سے زیادہ جاہل کون ہے انھوں نے کہا کہ جو آخرت کو دنیا کے عوض میں بیچ ڈالے۔ آپؓ نے فرمایا کہ "میں اس سے زیادہ جاہل تم کو بتاؤں جو دوسروں کی دنیا کے لئے اپنی آخرت بیچ ڈالے۔

(۲۳) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام ایک فرمان بھیجا۔ اس میں لکھا کہ، قوت کی بات یہ ہے کہ آج کا کام کل کے لئے نہ اٹھا رکھو اور جب دنیا و آخرت میں مقابلہ ہو تو آخرت کو اختیار کرو۔ کیونکہ دنیا فنا ہونے والی ہے اور کتاب اللہ کا علم حاصل کرو کیونکہ اس میں علم کے چشمے اور دلوں کی بہار ہے۔

(۲۴) ایک روز فرمایا کہ "ہم لوگ قرض دینے کو بخل کی علامت قرار دیتے تھے۔ ضرورت والوں کو یوں ہی دے دیا کرتے تھے۔

(۲۵) فرماتے تھے کہ دنیا کو کم حاصل کرو تو آزاد زندگی ہوگی اور گناہ کم کرو تو موت آسان ہوجائے گی۔

(۲٦) اکثر چھوٹے بچے کا ہاتھ پکڑتے تھے کہ میرے لیے دعا کر کیونکہ تو نے ابھی تک گناہ نہیں کیا۔

(۲۷) اخیر عمر میں بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے رسول کے شہر میں موت دے۔

(۲۸) اخیر وقت میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ظلوم لنفسی غیر انی مسلم
اصلی الصلوۃ کلھا واصوم

"یعنی میں اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہوں سوا اس کے کہ میں مسلمان ہوں سب نمازیں پڑھ لیتا ہوں اور روزے رکھتا ہوں۔"

(۲۹) زخمی ہونے کے بعد نماز پڑھی اور زخم سے خون جاری تھا فرمایا کہ: جس کی نماز جاتی رہی اس کا دین میں کچھ حصہ نہیں۔

(۳۰) بالکل آخری وقت میں زمین پر اپنا منہ رکھ دیا اور فرمایا کہ: عمر کی خرابی ہے اگر پروردگار نے اس کی خطاؤں کو نہ بخش دیا۔

حمد باری تعالیٰ

ایک سورج اچھال دے مولا
میری دنیا اجال دے مولا
کوئی صورت نکال دے مولا
میری مشکل کو ٹال دے مولا
میرے پاؤں میں عشق کی بیڑی
اپنے ہاتھوں سے ڈال دے مولا
میں کہ منصور ہوں نہ سرمد ہوں
پھر بھی شوقِ سوال دے مولا
میں بھکاری ہوں ایک جلوے کا
میری حسرت نکال دے مولا
حسن و رنگ و جمال، گویائی
جو بھی دے بے مثال دے مولا

جاوید اقبال ستار

درود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت دُرود بھیجتا ہوں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک بھیجنے کے لئے کتنا وقت مُقرر کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو۔ میں نے عرض کی: چوتھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کرلو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: نصف (یعنی آدھا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کرلو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: دوتہائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کرلو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں (دیگر وِرد و وضائف میں صَرف ہونے والا) اپنا تمام وَقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک بھیجنے کے لئے مُقَرّر کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تب تو تمہاری فکروں کو دور کرنے کے لئے کافی اور تمہارے گناہوں کے لئے کفارہ ہوجائے گا۔ (سنن ترمذی جلد ٤ ص ۲۰۷)

سائنس کی رُو سے وضو کے طبی فوائد

نماز ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ ایک مسلمان جب دن میں پانچ بار اللہ کے حضور نماز ادا کرتا ہے تو وہ اُس سے پہلے وضو کرتا ہے جس سے اُسے بدنی طہارت حاصل ہوتی ہے۔ نماز سے پہلے وضو کرنا فرض ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: المائدہ، 6:5

"اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)۔"

وضو حفظانِ صحت کے زرّیں اُصولوں میں سے ہے۔ یہ روزمرہ زندگی میں جراثیم کے خلاف ایک بہت بڑی ڈھال ہے۔ بہت سی بیماریاں صرف جراثیموں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ جراثیم ہمیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ ہوا، زمین اور ہمارے اِستعمال کی ہر چیز پر یہ موذی مسلط ہیں۔ جسمِ انسانی کی حیثیت ایک قلعے کی سی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری جلد کی ساخت کچھ ایسی تدبیر سے بنائی ہے کہ جراثیم اُس میں سے ہمارے بدن میں داخل نہیں ہوسکتے البتہ جلد پر ہوجانے والے زخم اور منہ اور ناک کے سوراخ ہر وقت جراثیم کی زد میں ہیں۔ اللہ ربّ العزت نے وضو کے ذریعے نہ صرف ان سوراخوں کو بلکہ اپنے جسم کے ہر حصے کو جو عام طور پر کپڑوں میں ڈھکا ہوا نہیں ہوتا اور آسانی سے جراثیم کی آماج گاہ بن سکتا ہے، انہیں وضو کے ذریعے وقتاً فوقتاً دھوتے رہنے کا حکم فرمایا۔ انسانی جسم میں ناک اور منہ ایسے اَعضاء ہیں جن کے ذریعے جراثیم سانس اور کھانے کے ساتھ آسانی سے اِنسانی جسم میں داخل ہوسکتے ہیں، لہٰذا گلے کی صفائی کے لیے غرارہ کرنے کا حکم دیا اور ناک کو اندر ہڈی تک گیلا کرنے کا حکم دیا۔ بعض اَوقات جراثیم ناک میں داخل ہوکر اندر کے بالوں سے چمٹ جاتے ہیں اور اگر دن میں وقتاً فوقتاً اُسے دھونے کا عمل نہ ہو تو ہم صاف ہوا سے بھرپور سانس بھی نہیں لے سکتے۔ اس کے بعد چہرے کو تین بار دھونے کی تلقین فرمائی ہے تاکہ ٹھنڈا پانی مسلسل آنکھوں پر پڑتا رہے اور آنکھیں جملہ اَمراض سے محفوظ رہیں۔ اسی طرح بازو اور پاؤں دھونے میں بھی کئی طبی فوائد پنہاں ہیں۔ وضو ہمارے بے شمار اَمراض کا ازخود علاج کردیتا ہے جن کے پیدا ہونے کا ہمیں اِحساس تک نہیں ہوتا۔ طہارت کے باب میں طبِ جدید جن تصورات کو واضح کرتی ہے اسلام نے اُنہیں عملاً تصورِ طہارت میں سمو دیا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنت میں روزہ داروں کا مخصوص دروازہ

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جنت کے دروازوں میں سے ایک خاص دروازہ ہے جس کو "ریان" کہا جاتا ہے، اس دروازے سے قیامت کے دن صرف روزہ داروں کا داخلہ ہوگا ان کے سوا کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہوسکے گا، اس دن پکارا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ بندے جو اللہ کے لئے روزے رکھا کرتے تھے، وہ اس پکار پر چل پڑیں گے، جب وہ روزہ دار اس دروازہ سے جنت میں پہنچ جائیں گے تو یہ دروازہ بند کردیا جائے گا پھر کسی کا اس سے داخلہ نہیں ہوسکے گا۔" (بخاری)

گناہوں سے اجتناب اور اخلاصِ نیت ضروری ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بہت سے روزے دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں ان کے روزے سے سوائے پیاسا رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور رات میں عبادت میں مشغول رہنے والے بہت سے ایسے ہیں جنہیں ان کی عبادت سے سوائے بے خوابی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔" (مشکوٰۃ) روزے کا اصل مقصد یہی ہے کہ انسان اپنی خواہشات نفسانی کو ختم کردے اور اپنے نفس امارہ کو اللہ کی رضا کا تابعدار بنادے مگر جب روزہ دار گناہ کی باتوں سے پرہیز نہیں کرتا اور نیت میں اخلاص نہیں ہوتا تو اسے روزے کا اجر حاصل نہیں ہوتا۔

بچوں میں احساسِ کمتری کا سبب ''سختی''

بچوں کی پرورش میں ذرا سی کوتاہی اور لاپرواہی ان کے مستقبل کو نہ صرف تاریک بلکہ تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اس لیے بچوں کی پرورش کے دوران والدین کو ایسا رویہ نہیں اپنانا چاہیے جو ان کے معصوم ذہن کو اُلجھا دے۔ بعض والدین ہر بات پر بچوں سے سختی سے پیش آتے ہیں اور انہیں بات بے بات ٹوکتے رہتے ہیں۔ ایسے والدین یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید بچے کو سختی سے ہی روکنا یا سمجھانا ہی بہتر ہے۔ جبکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ بچوں کو ہر بات پر ٹوکنا نہ صرف انہیں چڑ چڑا اور بدمزاج بنا دیتا ہے بلکہ ان کے مستقبل کے لیے بھی خدشات پیدا کر دیتا ہے۔ ایسے والدین جو اپنے بچوں پر بلاوجہ سختی کرتے ہیں ان کے بچے بڑے ہونے کے بعد احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے بچوں میں خود اعتمادی کی کمی ہو جاتی ہے۔ بچے کوئی بھی فیصلہ لینے کے قابل نہیں رہتے اور ہر لمحے یہی محسوس کرتے ہیں کہ وہ جو بھی کریں گے وہ غلط ہی ہوگا۔ اس لیے ایسے بچے بڑے ہونے پر فیصلہ کرنے کی سکت کھو دیتے ہیں۔ ان کی بے اعتمادی اور فیصلہ کرنے کی قوت کا فقدان انہیں ترقی کرنے سے

روکنے لگتا ہے۔ جبکہ ایسے بچے جن کے والدین اپنے بچوں کو ان کے چھوٹے چھوٹے مشاغل میں نہ صرف مدد فراہم کرتے ہیں بلکہ انہیں سراہتے بھی ہیں وہ بچے معاشرے میں ایک فعال کردار ادا کر سکتے ہیں۔

والدین کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ یہ کوشش کریں کہ اُن کا بچہ ماں، باپ سے ہر بات شیئر کر سکے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب آپ اپنے بچوں کے بہترین دوست ہوں گے۔ اگر آپ اپنے بچوں کے دوست نہ بن سکے تو پھر وہ اپنی ذاتی باتیں سُنانے اور مشورہ کرنے کے لیے اِدھر اُدھر دوست تلاش کریں گے۔ اس طرح وہ کئی قسم کے مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں، کیونکہ ماں باپ سے بڑھ کر بچوں کے لیے کوئی مخلص رشتہ نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اپنے رشتوں کو انمول بنانے کے لیے اپنے بچوں کے ساتھ دوستانہ رویہ اپنائیے۔

اپنے بچوں کو اس بات کا بھر پور احساس دلائیں کہ آپ ان سے بہت پیار کرتے ہیں، اور ان کی خواہشات کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کی چھوٹی چھوٹی خواہشات کی تکمیل کریں گے تو انہیں بڑی خوشی ملے گی۔ بعض اوقات آپ اپنے بچوں کو باہر نہیں لے جانا چاہتے اور بچہ باہر سیر پر جانے کے لیے بضد ہو تو آپ کو چاہیے کہ بلاوجہ سختی کرنے کی بجائے بچے کی خواہش پوری کر دیں، یا اسے گھر پر کسی ایسی سرگرمی میں مصروف کریں کہ وہ باہر جانے کی ضد چھوڑ دے۔ جیسے اس کے ساتھ مل کر کوئی گیم کھیلنا یا کلرنگ کرنا وغیرہ۔ یہ بات درست ہے کہ بعض اوقات بچوں کے ساتھ بچہ بننا پڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بچے کی نفسیات کو سمجھنے کے لیے خود کو اس کی جگہ پر رکھ کر سوچیں۔ اس سے آپ بچے کی ضروریات کو بہتر طور پر محسوس کر سکیں گی اور آپ کا تعلق اپنے بچوں کے ساتھ مضبوط ہوتا جائے گا۔

شال باوقار اوڑھنی ہے

موسم سرما اپنے جوبن پر ہے اور اس موسم کا لطف پہننے اوڑھنے میں بھی محسوس ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے یہ محض کھانے کے دن نہیں۔ نت نئے گرم لباس بھی پہننے کا ہے۔ خنکی سے بچنا بھی ہے اور دلکش بھی نظر آنا ہے تو ایسے میں اپنے پہناوؤں پر نظر دوڑانا لازمی ہوتا ہے۔

آپ کی وارڈ روب کیا کہتی ہے؟

پچھلے برس کے خریدے ہوئے سویٹرز، کارڈیگنز اور شالیں اس سال بھی کام آسکتی ہیں مگر بہتر ہے کہ انہیں دھوپ لگالی جائے یا پھر ڈرائی کلین کرا کے استعمال کیا جائے کیونکہ سردیوں میں جلد خشک اور حساس ہو جاتی ہے۔ حساس جلد کے حامل افراد کو اونی لباس سے الرجی بھی ہو سکتی ہے۔ ممکنہ حد تک بدن کی صفائی کا خیال رکھا جائے تو ایسے عارضے لاحق ہونے کے خدشے نہیں رہتے۔ سرما کی اس رُت میں جسم کی حرارت بخشنے والے جو لباس پہنے اوڑھے جاتے ہیں ان میں شالیں آپ کے سراپے کی دلکشی دوچند کر دیتی ہیں۔ اس موسم میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کھدر، کیمبرک اور مخمل کے ملبوسات کے ساتھ دبیز شالوں کا انتخاب پیش کرتی ہے۔ ان میں گل احمد، ثنا سفیناز، کیسریا اور دیگر کئی برانڈز مارکیٹ میں اپنے شاندار لباس متعارف کرا چکے ہیں۔

الجھے مسائل کیسے سلجھائیں

اگر کبھی آپ کو اُلجھی ہوئی ڈور یا اُلجھی ہوئی ہینڈ فری کو سلجھانے کا موقع ملا ہو تو آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اگر ہم بغیر سوچے سمجھے اور جذبات میں آ کر کھینچا تانی کریں گے تو یہ الجھنیں کم ہونے کی بجائے مزید بڑھتی چلی جائیں گی اور ہمارا کام مشکل ترین ہوتا جائے گا۔ ان الجھی ہوئی رسیوں اور تاروں کو سلجھانے کے لیے بہت تحمل اور سوچ بچار کے بعد ایک سرا تلاش کر کے آہستہ آہستہ سلجھایا جائے تو کچھ ہی دیر میں سارے بل نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح زندگی میں بعض اوقات پریشانیوں کی ڈور الجھ چکی ہوتی ہے اور ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ اوپر تلے آنے والے ان مسائل سے چھٹکارا کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ایک دم جھنجلا کر کھینچا تانی کریں گے تو معاملات مزید الجھ جائیں گے۔ سکون سے بیٹھ کر تجزیہ کریں۔۔ الجھی ڈور کا سرا تلاش کریں۔۔ مسائل کی ایک فہرست بنائیں اور ایک ایک کر کے ان کو حل کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے بہت جلد آپ ان الجھنوں سے نکل جائیں گے اور کچھ عرصے بعد آپکو یاد بھی نہیں رہے گا کہ کبھی آپ ان مسائل میں پھنسے ہوئے تھے اور نکلنے کے سب راستے بند محسوس ہوتے تھے۔

کامیابی

بیٹے نے باپ سے پوچھا: ابا، کامیاب زندگی کیا ہوتی ہے؟۔ والد اسے ایک میدان میں لے گیا۔ اور بولا'' یہ پتنگ دھاگے کی وجہ سے اوپر نہیں جاتی، اگر ہم دھاگہ توڑ دیں تو یہ اور اوپر چلی جائے گی''؟ ۔ والد نے دھاگہ توڑ دیا پتنگ تھوڑی سی لہرائی اور پھر کسی جگہ پر جا کر گر گئی۔ باپ نے بیٹے کو زندگی کا فلسفہ سمجھایا۔ ''زندگی میں ہم جس اونچائی پر ہیں اور جن سے ہم بندھے ہوئے ہیں وہ ہمیں اوپر جانے سے روک رہے ہیں جیسے گھر خاندان، نظم و ضبط اور والدین ہم ان سب سے آزادی چاہتے ہیں، اصل میں یہی وہ دھاگے ہیں جو ہمیں اونچائی پر برقرار رکھتے ہیں۔ ان کے بغیر ہمارا وہی حشر ہوگا جو ٹوٹی ہوئی پتنگوں کا ہوا۔ اگر تم کامیابی سے رہنا چاہتے ہو تو کچے سے کچے دھاگے کو سنبھالے رکھنا۔

پردہ

ایک لڑکی ایک بزرگ کے ان باکس میں وارد ہوئی اور بعد از سلام کہنے لگی، '' آپ عورت اور عورتوں کے پردے پر بہت لکھتے ہیں پردہ تو دل کا ہوتا ہے''۔ میں نے کہا'' کھانا چبانے کے بعد کہاں جاتا ہے؟''۔ کہنے لگی'' پیٹ میں''۔ میں نے کہا'' پیٹ تک پہنچانے کے لیے کھانا کہاں رکھنا پڑتا ہے؟''۔ اس نے کہا'' منہ میں''۔ میں نے کہا کہ'' میں بھی تو یہی بتانا چاہتا ہوں کہ جس طرح کھانا منہ میں ہوتا ہے اور اس کو پیٹ تک پہنچانے کے لیے منہ میں رکھنا پڑتا ہے اسی طرح پردہ دل کا ہوتا ہے وہاں تک پہنچانے کے لیے اسے سر پر رکھنا پڑتا ہے۔ لڑکی نے کچھ دیر بعد جواب دیا '' کچھ لڑکیاں تو پردہ اوڑھ کر بھی باپردہ نہیں ہوتیں''۔ میں نے کہا کہ'' کچھ لوگوں کو تو کھانا ہضم بھی نہیں ہوتا اور قے ہو جاتی ہے۔ اس میں قصور پردے اور کھانے کا نہیں مسئلہ معدے اور دل میں ہے۔ وہ کہنے لگی'' آج مجھے سوالوں کا تسلی بخش جواب مل گیا۔

میک اپ جو منٹوں میں پرکشش بنائے

آمنہ ماہم

ایسا میک اپ جو جلدی کر لیا جائے اور جس سے آپ حسین بھی لگیں اس کے لئے آپ کو اپنی جلد کو تیار کرنے کی ضرورت ہے چاہے آپ سادہ سا ہلکا میک اپ کریں یا پھر بہت زیادہ پرکشش' میک اپ ٹرینرز تجویز کرتی ہیں کہ ویل منرل پرائمر لگانے سے قبل اپنی جلد کو اچھی طرح صاف کر لیں' پرائمرز نہ صرف میک اپ کے لئے نرم سطح بناتے ہیں بلکہ سرخی کو بھی چھپاتے ہیں، مساموں، ماتھے اور آنکھوں کے اطراف کی لکیروں اور جھریوں کی ظہور پذیری کو بھی کم کرتے ہیں، اور دھوپ سے بچاتے ہیں۔ کنسیلر کے ذریعے آنکھوں کے نیچے، ناک کے اردگرد اور ہونٹوں کے نیچے سایوں کو کم کریں۔ کنسیلر سے چند نشان چہرے کی تمام حصوں پر لگائیں اور برش یا اسفنج کے ذریعے پھیلاتے جائیں' یہ اچھا فارمولا ہے یہ نہ صرف سیاہ دھبوں اور داغوں کو چھپاتا ہے بلکہ نظر نہ آنے والی بغیر شکن کی تہہ بھی بناتا ہے برونزر کا ٹچ آپ کی جلد کو فطرتی اور سنہری روپ دے گا۔

آپ ایک صحت مند چمک حاصل کرنے کے لئے اس کو پورے چہرے پر لگا سکتی ہیں یا پھر اس فارمولے کو لگا کر اپنے خدوخال کو نمایاں کر سکتی ہیں، اس کو کنپٹی، گالوں اور منہ کے نچلے حصوں پر لگایا جا سکتا ہے۔

بھنوؤں پر گھنٹوں وقت خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس کے لئے برو جیل کافی ہے، وہ لیں اور بھنوئیں سنوار لیں۔ اس کے بعد مسکارا کی مدد سے آنکھوں میں کشش پیدا کی جا سکتی ہے۔

یہ آپ کے چہرے کو جاذب نظر بنانے میں مدد دے گا۔ اپنے میک اپ کے آخری مرحلے میں اپنے ہونٹوں اور گالوں پر ضرورت کے حساب سے رنگ لگائیں۔ ہونٹوں کی نمی کے لئے لپ سٹائلو بہترین ہے اس کی بدولت اوپری اور نیچے کے ہونٹوں کا ایریا تر و تازہ اور نرم رہتا ہے۔ دوہری خصوصیات پر مشتمل یہ فارمولا چہرے کے نکھار میں دوگنا تک اضافہ کرتا ہے۔

ذوقِ جمال ترقی کر کے شوقِ وصال کیسے بن جاتا ہے؟

عبدالعزیز

آج کے حالات میں حیا، پردہ، حجاب اور نقاب ایک بہت بڑے طبقے کو جس میں بدقسمتی سے مسلمان بھی شامل ہیں فرسودہ اور دقیانوسی (Outdated) معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت غیروں کی دیکھا دیکھی میں وہی سب کچھ کر رہی ہے جو غیر مذاہب کے افراد بے شرمی اور بے حیائی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ عورت مرد کا آزادانہ، بلا روک ٹوک خلط ملط ہر طرح کی بے حیائی اور بے پردگی کا مظاہرہ جسے نئی روشنی، نیا زمانہ سمجھ کر قبول کیا جا رہا ہے۔ ؎

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں
فیضانِ محبت عام سہی عرفانِ محبت عام نہیں (جگر)

واقعہ پڑوسی ملک کا ہے مگر اسے پڑھ کر یا سن کر آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں اور دل میں ذرا بھی ایمان ہو تو آدمی اپنی اصلاح کی فکر فوراً کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ " کہتے ہیں سراج الحق صاحب سے گذشتہ دنوں ہائی کورٹ کے ایک وکیل صاحب نے ملاقات کی اور جماعت اسلامی میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ سراج صاحب نے خوش آمدید کہا اور اس فیصلہ کی وجہ پوچھی تو ایڈووکیٹ صاحب کی بات سن کر خوشی سے سراج صاحب بھی آبدیدہ ہو گئے۔ وہ بولے سراج الحق صاحب میں عام سا مسلمان ہوں۔ میرا ایک نوجوان بیٹا یونی ورسٹی میں جمعیت میں شامل ہو گیا ہے۔ ایک روز جب ہم سب گاڑی میں کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں سگنل پہ گاڑی رکی تو کچھ لڑکیاں سڑک کراس کر رہی تھیں۔ غیر ارادی طور پر میری آنکھوں نے ان کا تعاقب کیا تو میرے اس جوان بیٹے نے پچھلی سیٹ سے ہاتھ بڑھا کر میری آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر میرے برابر بیٹھی اپنی ماں کی طرف کر دیا اور معصومیت سے بولا: "ابو اللہ نے آپ کی آنکھوں کو بس انہیں دیکھنے کی اجازت دی ہے"۔ سراج صاحب یہ سننا تھا کہ میرے ہاتھ اسٹیرنگ پر کانپ گئے۔ گھر پہنچ کر میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ گھر میں تو ہم نے اسے کبھی ایسا کچھ نہیں سکھایا۔ یہ جمعیت اسلامی طلبہ ہی ہے جس نے اس کی یہ تربیت کی کہ جس کی عمر تھی کہ وہ لڑکیوں کو دیکھتا اس نے خود تو نہیں دیکھا الٹا اتنے احترام محبت اور خوبصورت ترین انداز سے باپ کی اصلاح کر دی۔ وکیل صاحب کی آواز گلوگیر تھی وہ بمشکل بولے: 'میں حاضر ہوا ہوں مجھے بھی اپنی جماعت میں شامل کر لیجئے وہ لٹریچر دیجئے جو اس دور میں ایسا کردار پیدا کر دیتا ہے مجھے بھی اپنی جماعت میں قبول کر لیجئے"۔ اور اتنی عزت کا سبب بننے والی اپنی جمعیت سے فرطِ محبت میں امیر محترم کی پلکیں بھی بھیگ چکی تھیں۔ (خودکلامی۔ زبیر منصوری)

دوسرا نصیحت آموز واقعہ: یہ واقعہ مصر کے ایک نوجوان کا ہے جس کا تعلق اخوان المسلمون سے تھا۔ مصری پولس اخوانی نوجوان کا پیچھا کر رہی تھی۔ نوجوان پولس کی گرفت سے بچنے کیلئے ایک اجنبی نوجوان لڑکی جو اس کے بغل سے گزر رہی تھی اسے دیکھنے لگا۔ پولس نے اپنے پولس ساتھی سے کہا یہ اخوانی نوجوان ہو نہیں سکتا کیونکہ اخوان المسلمون کے تربیت یافتہ نوجوان فتنۂ نظر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے پولس نے اس کا پیچھا کرنا چھوڑ دیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اخوانی بزرگ نوجوانوں کی کتنی اچھی اور قابل قدر تربیت کرتے ہیں۔ دل کے چور: قانون کی نظر میں زنا کا اطلاق صرف جسمانی اتصال پر ہوتا ہے، مگر اخلاق کی نظر میں دائرۂ ازدواج کے باہر صنف مقابل کی جانب ہر میلان، ارادے اور نیت کے اعتبار سے زنا ہے۔ اجنبی کے حسن سے آنکھ کا لطف لینا، اس کی آواز سے کانوں کا لذت یاب ہونا، اس سے گفتگو کرنے میں زبان کا لوچ کھانا، اس کے کوچے کی خاک چھاننے کیلئے قدموں کا بار بار اٹھنا، یہ سب زنا کے مقدمات اور خود معنوی حیثیت سے زنا ہیں۔ قانون اس زنا کو نہیں پکڑ سکتا۔ یہ دل کا چور ہے اور صرف دل ہی کا کوتوال اس کو گرفتار کر سکتا ہے۔ حدیث نبویؐ اس کی مخبری اس طرح کرتی ہے: "آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کی زنا نظر ہے اور ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کی زنا دست درازی ہے اور پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کی زنا اس راہ میں چلنا ہے، اور زبان کی زنا گفتگو ہے اور دل کی زنا تمنا اور خواہش ہے، آخر میں صنفی اعضاء یا تو ان سب اس کی تصدیق کر دیتے ہیں یا تکذیب"۔ فتنۂ نظر: نفس کا سب سے بڑا چور نگاہ ہے، اس لئے قرآن اور حدیث دونوں سب سے پہلے اس کی گرفت کرتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے: "اے نبی؛ مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہوں کو (غیر عورتوں کی دید سے) باز رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کیلئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے۔ اور اے نبی؛ مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ اپنی نگاہوں کو (غیر مردوں کی دید سے) باز رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں"۔ (النور) حدیث میں ہے: "آدمی زادے! تیری پہلی نظر تو معاف ہے مگر خبردار! دوسری نظر نہ ڈالنا"۔ (الجصاص) جذبۂ نمائشِ حسن: اسی فتنۂ نظر کا ایک شاخسانہ وہ بھی ہے جو عورت کے دل میں یہ خواہش پیدا کرتا ہے کہ اس کا حسن دیکھا جائے۔ یہ خواہش ہمیشہ جلی اور نمایاں ہی نہیں ہوتی۔ دل کے پردوں میں کہیں نہ کہیں نمائش حسن کا جذبہ چھپا ہوا ہوتا ہے اور وہی لباس کی زینت میں، بالوں کی آرائش میں، باریک اور شوخ کپڑوں کے انتخاب میں اور ایسے ایسے خفیف جزئیات تک میں اپنا اثر ظاہر کرتا ہے جن کا احاطہ ممکن نہیں۔ قرآن نے ان سب کیلئے ایک جامع اصطلاح "تبرّجِ جاہلیہ" استعمال کی ہے۔ ہر وہ زینت اور ہر وہ آرائش جس کا مقصد شوہر کے سوا دوسروں کیلئے لذتِ نظر بننا ہو، تبرج جاہلیت کی تعریف میں آجاتی ہے۔ اگر برقع بھی اس غرض کیلئے خوبصورت اور خوش رنگ انتخاب کیا جائے کہ نگاہیں اس سے لذت یاب ہوں تو یہ بھی تبرج جاہلیت ہے۔ اس کیلئے کوئی قانون نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کا تعلق عورت کے اپنے ضمیر سے ہے۔ اس کو خود ہی اپنے دل کا حساب لینا چاہئے کہ کہیں یہ ناپاک جذبہ تو چھپا ہوا نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ اس حکم خداوندی کی مخاطب ہے کہ ولاتبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ (الاحزاب: 33)۔ جو آرائش ہر بری نیت سے پاک ہو، وہ اسلام کی آرائش ہے اور جس میں ذرہ برابر بھی بری نیت شامل ہو وہ جاہلیت کی آرائش ہے۔ ذوقِ جمال سے شوقِ وصال تک: "جو شخص مغزِ شریعت تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ غضِ بصر کے احکام کن مصالح پر مبنی ہیں اور ان مصالح کے لحاظ سے ان احکام میں شدت اور تخفیف کا مدار کن امور پر ہے۔ شارع کا اصل مقصد تم کو نظر بازی سے روکنا ہے، ورنہ اسے تمہاری آنکھوں سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ یہ آنکھیں ابتدا میں بڑی معصوم نگاہوں سے دیکھتی ہیں، نفس کا شیطان ان کی تائید میں بڑے بڑے پرفریب دلائل پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ یہ ذوقِ جمال ہے جو فطرت نے تم میں ودیعت کی کیا ہے۔ جہاں فطرت کے دوسرے مظاہر و تجلیات کو جب تم دیکھتے ہو اور ان سے بہت ہی پاک لطف اٹھاتے ہو تو جمال انسانی کو بھی دیکھو اور روحانی لطف اٹھاؤ مگر اندر اندر ہی اندر یہ شیطان لطف اندوزی کی لے کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ذوقِ جمال ترقی کر کے شوقِ وصال بن جاتا ہے۔ کون ہے جو اس حقیقت سے انکار کی جرأت رکھتا ہو کہ دنیا میں جس قدر بدکاری ہوئی ہے اور اب ہو رہی ہے اس کا پہلا اور سب سے بڑا محرک یہی آنکھوں کا فتنہ ہے؟" (از: 'پردہ')

آزاد ہندوستان میں مسلم رائے دہندگان کی ہمیشہ اہمیت رہی ہے۔ ویسے تو مغربی بنگال، مہاراشٹر اور گجرات میں بھی کافی اہمیت رہی ہے، لیکن شمالی ہندوستان میں تو ان کی کچھ زیادہ ہی اہمیت ہوتی ہے۔ آج کی برسر اقتدار جماعت اور اس کی ہم خیال پارٹیوں کی یہ کوشش ہمیشہ رہی ہے کہ مسلمانوں کے نام پر غیر مسلم ووٹوں کو اپنی جانب راغب کیا جائے۔ اس کے توڑ کے لئے کچھ سیاسی پارٹیوں نے منڈل کا کارڈ استعمال کیا جس کے جواب میں آج کی برسر اقتدار جماعت نے کمنڈل کا استعمال کیا اور اس کو اس کی وجہ سے سال 2014 کے بعد سے کامیابی بھی ملی۔

مسلمان نہ مسلم فرقہ پرستی کے حامی ہیں اور نہ ہندو فرقہ پرستی کے

سید خرم رضا

آزاد ہندوستان میں مسلم رائے دہندگان کی ہمیشہ اہمیت رہی ہے۔ ویسے تو مغربی بنگال، مہاراشٹر اور گجرات میں بھی کافی اہمیت رہی ہے، لیکن شمالی ہندوستان میں تو ان کی کچھ زیادہ ہی اہمیت ہوتی ہے۔ آج کی برسر اقتدار جماعت اور اس کی ہم خیال پارٹیوں کی یہ کوشش ہمیشہ رہی ہے کہ مسلمانوں کے نام پر غیر مسلم ووٹوں کو اپنی جانب راغب کیا جائے۔ اس کے توڑ کے لئے کچھ سیاسی پارٹیوں نے منڈل کا کارڈ استعمال کیا جس کے جواب میں آج کی برسر اقتدار جماعت نے کمنڈل کا استعمال کیا اور اس کو اس کی وجہ سے سال 2014 کے بعد سے کامیابی بھی ملی۔

سیکولر پارٹیوں نے اپنے اپنے حساب سے سیاسی جگاڑ بٹھائے، کسی نے پسماندہ یادوؤں کو مسلمانوں کے ساتھ جوڑ کر اقتدار کے مزے چکھے تو کسی نے دلتوں کو مسلمانوں کے ساتھ جوڑ کر اقتدار کے گلیاروں میں اپنے پیر جمائے۔ اس پوری سیاست میں شمالی ہندوستان کے مسلمان مرکز میں رہے اور انہوں نے بھی بہت ہوشیاری سے اپنی رائے کا استعمال کیا اور فرقہ پرست قوتوں کو اقتدار سے دور رکھا، لیکن سال 2014 کے بعد سے ملک میں ایک بڑی سیاسی تبدیلی رونما ہوئی۔ بی جے پی اور اس کی ہم خیال پارٹیوں نے پہلے تو مودی کی قیادت والے گجرات کے ترقی کے ماڈل کی زبردست تشہیر کی اور اس میں ہندوتوا کا تڑکا لگایا اور ایک ہی جھٹکے میں نہ صرف اقتدار پر قبضہ کر لیا بلکہ شمالی ہند کے مسلمانوں کو سیاسی طور پر اچھوت کر دیا۔ اس کا نقصان مسلمانوں کو تو ہوا ہی ساتھ میں ان قوتوں کو بھی ہوا یعنی پسماندہ اور دلت ذاتوں کو بھی، جنہوں نے اقتدار کے گلیاروں کی چمک دیکھ لی تھی اور ان ذاتوں کے لئے ایک امید کی کرن بھی پیدا کر دی تھی۔ اس میں بھی کوئی دو رائے نہیں کہ شمالی ہندوستان کے مسلمان ہوں یا دیگر

ریاستوں کے مسلمان ہوں، انہوں نے اپنی وفاداریاں تبدیل نہیں کیں اور انہوں نے سیکولرزم کا پرچم بلند کئے رکھا۔ مغربی بنگال ہو یا مہاراشٹر، وہاں کے مسلم رائے دہندگان نے سیکولرزم کے پرچم کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ رائے دہندگان کی گجرات کے ترقی کے ماڈل اور ہندوتوا کی چمک سے آنکھیں چندھیاں گئی تھیں اور اس چمک میں انہوں نے اپنی وفاداریاں تبدیل کر لی تھیں ان کو بھی اب اپنی غلطی کا احساس ہوتا نظر آ رہا ہے۔ بی جے پی کی مجبوری یہ تھی کہ اگر وہ اپنے ہندوتوا کے ایجنڈے کو پیچھے رکھ کر ترقی کی بات کرتی ہے تو اس میں اور سیکولر پارٹیوں میں کیا فرق رہ جاتا ہے، اس لئے اس نے ہندوتوا کی لو کو جلائے رکھنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں اس کا حکومت کا ماڈل بری طرح متاثر ہوا جس کا نقصان اس ووٹر کو سب سے زیادہ ہوا جس کا تعلق پسماندہ اور دلت ذاتوں سے تھا۔

مسلم رائے دہندگان کی مجبوری کہئے یا دور اندیشی، لیکن اس نے سیکولرزم کا دامن نہیں چھوڑا اور یہی وجہ تھی کہ اتر پردیش میں گزشتہ اسمبلی انتخابات میں سماجوادی پارٹی کو سب سے زیادہ ووٹ فیصد اقلیتوں کا ہی ملا اور یہ ووٹ فیصد پچھلے انتخابات کے مقابلے میں زیادہ تھا لیکن وہ اقتدار کے آس پاس بھی نہیں آئی، کیونکہ ان کا اپنا غیر مسلم ووٹ انہیں چھوڑ کر بی جے پی کی گود میں چلا گیا تھا۔ ہندوستانی مسلمانوں کو کوئی کچھ بھی کہے لیکن آزادی کے بعد سے انہوں نے اپنی رائے کا استعمال سیکولرزم کو بچانے اور زندہ رکھنے کے لئے ہی کیا ہے۔ ظاہر ہے ملک اور اقلیتوں کا فائدہ بھی سیکولرزم کی بقا میں ہی ہے۔ جب پورے ہندوستان کے مسلمان اپنی شہریت کو لے کر پریشان تھے اور اپنے کاغذات ڈھونڈنے اور بنوانے میں مصروف تھے اور اس کے لئے ان کی اپنے گھر کی عورتیں مظاہرہ کر رہی تھیں، اس وقت جس عام آدمی پارٹی کو اقتدار میں لانے میں ان کا بہت اہم کردار تھا اور ہے، اس پارٹی نے بھی ان کے اس احتجاج میں ان سے دوری بنائے رکھی، تب بھی انہوں نے انتخابات میں اسی پارٹی کو ووٹ دیا۔ انہوں نے اپنی ناراضگی اور غصہ کو دور رکھتے ہوئے ملک اور سیکولرزم کے لئے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ مسلمانوں نے ہر انتخابات میں اس دور اندیشی کا مظاہرہ کیا ہے اور آنے والے اسمبلی انتخابات میں بھی وہ اس کا مظاہرہ کریں گے اور اپنا ووٹ تقسیم نہیں ہونے دیں گے، کیونکہ ان کی لڑائی ہی تقسیم کرنے والوں کی سیاست کے خلاف ہے۔ مسلمان جب فرقہ پرست بی جے پی کو ہرانے کے لئے ووٹ کرتے ہیں تو وہ اویسی جیسوں کی فرقہ پرست پارٹی کی کیسے حمایت کر سکتے ہیں۔ اتر پردیش ہو یا ملک کا کوئی بھی کونا ہندوستانی مسلمان محب وطن ہیں اور سیکولرزم کے بھی علمبردار ہیں۔

■ ■ ■

اتراکھنڈ: ٹھیک انتخاب سے قبل بی جے پی کی کماؤں پر مرکوز پالیسی کو لگا جھٹکا

بی جے پی کے لیے فکر کی ایک اور وجہ ہے، وہ یہ کہ اتراکھنڈ کو لے کر اب تک جتنے بھی سروے آئے ان میں ہریش راوت کو وزیر اعلیٰ کے طور پر سب سے پسندیدہ لیڈر مانا گیا۔ ہریش راوت کے بارے میں ووٹروں کی ایسی رائے کو اسپانسرڈ انتخابی سروے بھی نہیں جھٹلا پائے۔ بی جے پی کا مسئلہ یہ رہا کہ ہریش راوت کی کاٹ کے لیے کماؤں میں اس کے پاس تنہا بھگت سنگھ کوشیاری تھے جنھیں اس نے گورنر بنا کر مہاراشٹر بھیج دیا۔ کوشیاری پردے کے پیچھے تو سرگرم ہو سکتے ہیں لیکن انتخابی پچ میں فرنٹ فٹ پر نہیں کھیل سکتے۔

عین انتخاب سے قبل ہرک سنگھ راوت کے پارٹی سے الگ ہو جانے کے بعد اتراکھنڈ میں برسر اقتدار بی جے پی کی انتخابی پالیسی کو جھٹکا لگا ہے۔ اب تک بی جے پی گڑھوال ڈویژن میں زیادہ سے زیادہ سیٹیں جیتنے کے تئیں پر اعتماد ہو کر کماؤں پر زیادہ توجہ دے رہی تھی۔ چونکہ بی جے پی کا اصل مقابلہ سابق وزیر اعلیٰ ہریش راوت سے ہی ہے اور ہریش راوت کا آبائی علاقہ کماؤں ڈویژن میں ہی ہے، اس لیے بی جے پی کی توجہ کماؤں پر ہی زیادہ تھی۔

اُدھر گڑھوال علاقہ میں اس کے پاس ہرک سنگھ راوت، ستپال مہاراج، رمیش پوکھریال نشنک اور وجے بہوگنا جیسے لیڈر تھے جن کے زور پر اسے ایک طرح کی بے فکری تھی۔ لیکن ہرک سنگھ راوت کے پالا بدلنے کے بعد گڑھوال میں بھی بی جے پی کی گرفت کمزور ہوئی ہے۔

بی جے پی کے لیے فکر کی ایک اور وجہ ہے، وہ یہ کہ اتراکھنڈ کو لے کر اب تک جتنے بھی سروے آئے ان میں ہریش راوت کو وزیر اعلیٰ کے طور پر سب سے پسندیدہ لیڈر مانا گیا۔ ہریش راوت کے بارے میں ووٹروں کی ایسی رائے کو اسپانسرڈ انتخابی سروے بھی نہیں جھٹلا پائے۔ بی جے پی کا مسئلہ یہ رہا کہ ہریش راوت کی کاٹ کے لیے کماؤں میں اس کے پاس تنہا بھگت سنگھ کوشیاری تھے جنھیں اس نے گورنر بنا کر مہاراشٹر بھیج دیا۔ کوشیاری پردے کے پیچھے تو سرگرم ہو سکتے ہیں لیکن انتخابی پچ میں فرنٹ فٹ پر نہیں کھیل سکتے۔

الات ایسے ہیں کہ بی جے پی کو کماؤں میں وسیع مینڈیٹ والے لیڈروں کی کمی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کوشیاری کے بعد دیگر لیڈروں میں بچی سنگھ راوت اور پرکاش پنت کا انتقال ہو چکا ہے۔ یشپال آریہ جیسے بڑے سیاسی قد کے لیڈر واپس کانگریس میں لوٹ گئے ہیں۔ اس کے برعکس کانگریس کے پاس ہریش راوت کے علاوہ گووند سنگھ کنجوال، کرن

مہرا اور پردیپ ٹمٹا جیسے لیڈر ہیں۔ کنجوال، مہرا اور ہریش دھامی کا مینڈیٹ ہی ہے جو کہ وہ 2017 کی زبردست مودی لہر میں بھی کانگریس کے ٹکٹ پر جیت گئے۔

خبر گرم ہے کہ کماؤں میں کوشیاری کی کمی پوری کرنے کے لیے ہی بی جے پی نے ان کے سیاسی چیلے پشکر سنگھ دھامی کو وزیر اعلیٰ بنایا تھا۔ جب کہ اجے بھٹ کو رمیش پوکھریال نشنک کو ہٹا کر مرکز میں وزیر مملکت بنایا گیا۔ وزیر اعلیٰ بننے کے بعد دھامی بھی کماؤں ڈویژن کا دورہ کرتے رہے ہیں اور اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے وہ کئی منصوبوں کا اعلان بھی کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ نشیبی علاقہ میں سکھ ووٹروں کو متوجہ کرنے اور کسان تحریک کے اثر کو ختم کرنے کے لیے گورنر کے طور پر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) گرومیت سنگھ کی تقرری کے بعد ان کے ساتھ نانکمتا گرودوارہ میں پیشانی ٹیک چکے ہیں۔

ویسے حکومت میں اس وقت کماؤں اور گڑھوال کی برابر کی شراکت داری ہے۔ دھامی کابینہ میں دونوں ڈویژن سے 6-6 وزیر ہیں۔ حالانکہ گڑھوال سے بی جے پی کے پاس 34 رکن اسمبلی ہیں، پھر بھی وزراء کی تعداد صرف 6 ہی ہے۔

گزشتہ اسمبلی انتخاب میں بی جے پی نے گڑھوال کی 41 اسمبلی سیٹوں میں سے 34 سیٹیں جیتی تھیں اور کانگریس کے حصے میں صرف 6 سیٹیں ہی آئی تھیں۔ گڑھوال ڈویژن میں 2017 کے انتخاب میں کانگریس کی خراب کارکردگی کے پیچھے مودی لہر کے علاوہ ستپال مہاراج، ہرک سنگھ راوت اور وجے بہوگنا جیسے بڑے لیڈروں کا کانگریس چھوڑ کر بی جے پی خیمہ میں جانا بھی ایک وجہ تھی۔ ان تینوں لیڈروں کا گڑھوال میں مضبوط گرفت رہی ہے، انہی کے دم پر بی جے پی اقتدار مخالف لہر کے باوجود گڑھوال میں جیت کی امید لگائے بیٹھی تھی۔ بی جے پی گڑھوال کو اپنا ناقابل تسخیر قلعہ مانتی رہی، ایسے میں اس نے سارا فوکس کماؤں پر مرکوز کیا تھا۔ لیکن اس وقت حالات مختلف ہیں۔ اس مرتبہ ہرک سنگھ راوت بی جے پی سے رشتہ توڑ چکے ہیں۔ ستپال مہاراج اور وجے بہوگنا کو بری طرح نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ دراصل وزیر اعلیٰ بننے کی آس لے کر بی جے پی میں پہنچے ان لیڈروں کو دھامی جیسے نوسکھیے کا ماتحت بنا دیا گیا۔ اس سے پہلے بھی انھیں کبھی تریویندر راوت کے ذریعہ تو کبھی تیرتھ کے ذریعہ بے عزت کیا گیا۔ اس کے علاوہ بی سی کھنڈوری اور منوہر کانت دھیانی جیسے سینئر لیڈر ایک طرح سے غیر فعال ہو چکے ہیں۔

ی جے پی نے حد سے زیادہ اعتماد میں پارٹی صدر کا عہدہ مدن کوشک کو دیا، لیکن مدن کوشک کے بڑبولے پن اور عجیب و غریب بیانات کے سبب گڑھوال میں انھیں کوئی سنجیدگی سے نہیں لیتا۔ لے دے کر ہرک سنگھ راوت بی جے پی کی کشتی کو پار لگا سکتے تھے، لیکن وہ ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔

گڑھوال میں گرفت کمزور ہونے کے بعد بی جے پی کو اب کماؤں سے متعلق بھی اپنی پالیسی میں تبدیلی کرنی پڑ رہی ہے۔ کماؤں میں 29 سیٹیں ہیں جن میں سے فی الحال 24 بی جے پی کے پاس ہیں۔ لیکن کئی انتخابی سروے اس بار بی جے پی کے 24 سے سمٹ کر 10 تک اور کانگریس کے 5 سے بڑھ کر 20 تک پہنچنے کا اندازہ لگا رہے ہیں۔

(نوجیون انڈیا کے لیے جے سنگھ راوت کے تحریر کردہ ہندی مضمون کا اردو ترجمہ)